حصہ 6

ریاستیں

باب 1-عام

تعریف۔

152-اس حصہ میں، بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو، اصطلاح ''ریاست'' میں ریاست جموں و کشمیر شامل نہیں ہے۔

باب 2-عاملہ

گورنر

ریاستوں کے گورنر۔

153- ہر ایک ریاست کے لیے ایک گورنر ہو گا:
بشرطیکہ اس دفعہ میں کوئی امر ایک ہی شخص کے دو یا زیادہ ریاستوں کے گورنر کی حیثیت سے تقرر میں مانع نہ ہو گا۔

ریاست کا عاملانہ اختیار۔

154- (1) ریاست کا عاملانہ اختیار گورنر میں مرکوز ہو گا اور وہ اس کو آئین کے مطابق یا تو براہ راست یا اپنے ماتحت عہدے داروں کی وساطت سے استعمال کرے گا۔

(2) اس دفعہ میں کس امر سے —

(الف) ایسے کارہائے منصبی کا، جو کسی موجودہ قانون سے کسی دیگر حاکم کو عطا کیے گئے ہوں، گورنر کو منتقل کرنا متصور نہ ہو گا؛ یا

(ب) پارلیمنٹ یا ریاست کی مجلس قانون ساز کو قانون کے ذریعہ گورنر

کے ماتحت کسی حاکم کو کارہائے منصبی عطا کرنے کی ممانعت نہ ہو گی۔

گورنر کا تقرر۔

155 - کسی ریاست کے گورنر کا تقرر صدر اپنے دستخط اور مہر سے حکم نامے کے ذریعے کرے گا۔

گورنر کے عہدے کی میعاد۔

156 - (1) گورنر صدر کی خوشنودی حاصل رہنے تک اپنے عہدے پر فائز رہے گا۔

(2) گورنر، صدر کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر کے ذریعہ اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا۔

(3) اس دفعہ کی مندرجہ بالا توضیعات کے تابع، گورنر اپنا عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے پانچ سال کی مدت تک عہدے پر فائز رہے گا:

بشرطیکہ گورنر اپنی مدت ختم ہو جانے کے باوجود اس کے جانشین کے اپنا عہدہ سنبھالنے تک عہدے پر فائز رہے گا۔

گورنر کی حیثیت سے تقرر کے لیے اہلیتیں۔

157- کوئی شخص گورنر کی حیثیت سے تقرر کا اہل نہ ہو گا اگر وہ بھارت کا شہری نہ ہو اور پینتیس سال کی عمر پوری نہ کر چکا ہو۔

گورنر کے عہدے کی شرائط۔

158-(1) گورنر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان یا پہلے فہرست بند میں متذکرہ کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان کا، رکن نہ ہو گا اور اگر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان یا کسی ایسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کے کسی رکن کا گورنر کی حیثیت سے تقرر ہو تو اس کا گورنر کی حیثیت سے اپنا عہدہ سنبھالنے کی تاریخ پر اس ایوان میں اپنی نشست خالی کر دینا متصور ہو گا۔

(2) گورنر کسی دوسرے نفع بخش عہدہ پر فائز نہ ہو گا۔

(3) گورنر کرایہ ادا کیے بغیر اپنی سرکاری قیام گاہوں کو استعمال کرنے کا مستحق ہو گا اور ایسے مشاہرے، الاؤنسوں اور مراعات کا بھی، جن کا پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ تعین کرے

اور تا وقتیکہ اس بارے میں اس طرح حکم وضع نہ ہو وہ ایسے مشاہرے، الاؤنسوں اور مراعات کا مستحق ہو گا، جو دوسرے فہرست بند میں درج ہیں۔

(3الف) جب ایک ہی شخص کا دو یا زیادہ ریاستوں کے گورنر کی حیثیت سے تقرر کیا جائے تو گورنر کو واجب الادا مشاہروں اور الاؤنسوں کی تقسیم ریاستوں کے درمیان ایسے تناسب سے کی جائے گی، جس کا صدر بذریعہ حکم تعین کرے۔

(4) گورنر کے مشاہرہ اور الاؤنسوں میں اس کے عہدے کی مدت کے دوران کمی نہ ہو گی۔

گورنر کا حلف یا اقرار صالح۔

159- ہر گورنر اور ہر وہ شخص جو گورنر کے کارہائے منصبی انجام دے اپنا عہدہ سنبھالنے سے پہلے اس عدالت العالیہ کے اعلیٰ جج کی موجودگی میں جو اس ریاست کے متعلق اختیار سماعت استعمال کرتی ہو یا اس کی غیر موجودگی میں اس عدالت کے سب سے سینئر جج کی موجودگی میں جو موجود ہو حسب ذیل نمونہ کے مطابق حلف لے گا یا اقرار صالح کرے گا اور اس پر دستخط کرے گا، یعنی۔

''میں الف۔ب۔ خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں
اقرار صالح کرتا ہوں

کہ میں وفاداری سے (ریاست کا نام) کے گورنر کے کام انجام دوں گا یا گورنر کا کار منصبی انجام دوں گا اور حتی المقدور آئین اور قانون کو برقرار رکھوں گا اور اس کی حفاظت و مدافعت کروں گا اور میں (ریاست کا نام) کے لوگوں کی خدمت اور فلاح و بہبود کے لیے اپنے آپ کو وقف کروں گا۔

بعض غیر متوقع حالات میں گورنر کے کار منصبی کی انجام دہی۔

160- صدر کسی غیر متوقع حالت میں جس کے لیے اس باب میں کوئی توضیع درج نہیں ہے کسی ریاست کے گورنر کے کار منصبی انجام دینے کے لیے ایسی توضیع کر سکے گا جو وہ مناسب خیال کرے۔

گورنر کو بعض صورتوں میں معافیاں وغیرہ عطا کرنے اور احکام سزا کو ملتوی، کم یا تبدیل کرنے کا اختیار۔

161- کسی ریاست کے گورنر کو اختیار ہو گا کہ کسی ایسے شخص کو سزا میں معافی عطا کرے، احکام التوائے سزا دے، سزا معطل کرے، سزا بخش دے یا اس کے خلاف حکم سزا کو ملتوی، معاف یا کم کرے جسے کسی ایسے امر کی نسبت قانون کی خلاف ورزی کا مجرم قرار دیا گیا ہو جس کی نسبت ریاست کو عاملانہ اختیار ہو۔

ریاست کے عاملانہ اختیار کی وسعت۔

162 - اس آئین کی توضیعات کے تابع، ریاست کا عاملانہ اختیار ان امور کی نسبت ہو گا، جن کی نسبت ریاست کی مجلس قانون ساز کو قوانین بنانے کا اختیار ہے:

بشر طیکہ ایسے کسی امر میں، جس کے متعلق کسی ریاست کی مجلس قانون ساز اور پارلیمنٹ کو قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہے، اس ریاست کا عاملانہ اختیار اس عاملانہ اختیار کے تابع اور اس تک محدود ہو گا جو اس آئین یا پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون سے یونین یا اس کے حکام کو صراحت سے عطا کیا گیا ہے۔

وزیروں کی کونسل

گورنر کو معاونت اور مشورہ دینے کے لیے وزیروں کی کونسل۔

163-(1) گورنر کو اس کے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں معاونت اور مشورہ دینے کے لیے، سوائے اس کے کہ جہاں تک ان کارہائے منصبی یا ان میں سے کسی کار منصبی کو اسے اس آئین یا اس کے تحت اپنے اختیار تمیزی سے انجام دینا لازم ہو، ایک وزیروں کی کونسل ہو گی جس کا سربراہ وزیر اعلیٰ ہو گا۔

(2) اگر کوئی ایسا سوال پیدا ہو کہ آیا کوئی امر ایسا ہے یا نہیں جس کے بارے میں اس آئین سے یا اس کے تحت گورنر کو اپنے اختیار تمیزی

سے عمل کرنا لازم ہے تو گورنر کا اپنے اختیار تمیزی سے کیا ہوا فیصلہ حتمی ہو گا اور گورنر کے کیے ہوئے کسی امر کے جواز کے خلاف کسی عدالت میں اس بنا پر اعتراض نہ کیا جائے گا کہ اس کو اپنے اختیار تمیزی سے عمل کرنا یا نہ کرنا چاہیے تھا۔

(3) اس سوال کی کہ آیا کوئی صلاح وزرا نے گورنر کو دی یا دی تو کیا صلاح دی، کوئی تحقیقات کسی عدالت میں نہیں ہو گی۔

وزرا سے متعلق دیگر توضیعات۔

164- (1) وزیر اعلیٰ کا تقرر گورنر کرے گا اور دوسرے وزیروں کا تقرر گورنر وزیر اعلیٰ کی صلاح سے کرے گا اور وزرا گورنر کی خوشنودی حاصل رہنے تک اپنے عہدوں پر فائز رہیں گے:

بشرطیکہ چھتیس گڑھ، جھارکھنڈ، مدھیہ پردیش، اوڈیشہ کی ریاستوں میں قبائل کی بہبود کا نگراں کار ایک وزیر ہو گا جو اس کے علاوہ درج فہرست ذاتوں اور پسماندہ طبقوں کی بہبودی یا کسی دوسرے کام کا نگراں کار ہو سکے گا۔

(1الف) کسی ریاست کی وزیروں کی کونسل میں وزیر اعلیٰ سمیت وزیروں کی کل تعداد اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ارکان کی کل تعداد کے پندرہ فیصد سے زائد نہ ہو گی:

بشرطیکہ کسی ریاست میں وزیر اعلیٰ سمیت وزیروں کی تعداد بارہ سے کم نہیں ہو گی:

مزید شرطیکہ جہاں آئین (اکیانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2003 کے نفاذ پر کسی ریاست کی وزیروں کی کونسل میں وزیر اعلیٰ سمیت وزیروں کی کل تعداد، جیسی کہ صورت ہو، مذکورہ پندرہ فیصد یا پہلے شرطیہ فقرہ میں مصرحہ تعداد سے زائد ہے، وہاں اس ریاست میں وزیروں کی کل تعداد، ایسی تاریخ سے، جو صدر عام اطلاع نامہ کے ذریعہ مقرر کرے، ایک ماہ کے اندر اس فقرہ کی

توضیعات کی مطابقت میں لائی جائے گی۔

(1ب) کسی سیاسی جماعت کا کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کا یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کا جس میں قانون ساز کونسل ہے، کوئی رکن جو دسویں فہرست بند کے پیرا2 کے تحت اس ایوان کا رکن ہونے کے لیے نااہل ہے، اپنی نااہلیت کی تاریخ سے شروع ہونے والی اوراس تاریخ تک جس کو ایسے رکن کے طور پر اس کی معیاد عہدہ ختم ہو گی یا جہاں وہ، ایسی میعاد کے منقضی ہونے کے قبل، جیسی کہ صورت ہو، کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے لیے یا قانون ساز کونسل والی کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کے لیے کوئی انتخاب لڑتا ہے، اس تاریخ تک جس کو وہ منتخب قرار دیا جاتا ہے، ان میں سے جو بھی پہلے واقع ہو، کی میعاد کے دوران فقرہ(1) کے تحت وزیر کے طور پر تقرری کے لیے بھی نااہل ہو گا۔

(2)وزیروں کی کونسل ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے آگے اجتماعی طور پر ذمہ دار ہو گی۔

(3)ہر وزیر کو اپنا کام شروع کرنے سے قبل گورنر عہدے اور رازداری کے حلف ان نمونوں کے مطابق دلائے گا جو اس غرض سے تیسرے فہرست بند میں دیئے گئے ہیں۔

(4) کوئی وزیر جو چھ^6 ماہ کی متواتر کسی مدت کے لیے ریاستی مجلس قانون ساز کا رکن نہ رہا ہو اس مدت کے منقضی ہونے پر وزیر نہ رہے گا۔

(5)وزیروں کی یافت اور الاؤنس ایسے ہوں گے جن کا ریاست کی مجلس قانون ساز وقتاً فوقتاً قانون کے ذریعہ تعین کرے اور ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایسا تعین کرنے تک وہ ایسے ہوں گے جن کی صراحت دوسرے فہرست بند میں کی گئی ہے۔

ریاست کا ایڈوکیٹ جنرل

ریاست کا ایڈوکیٹ جنرل۔

165-(1)ہر ایک ریاست کا گورنر کسی ایسے شخص کا، جو کسی عدالت العالیہ کے جج کی حیثیت سے تقرر کیے جانے کے اہل ہو، اس ریاست کے ایڈوکیٹ جنرل کی حیثیت سے تقرر کرے گا۔

(2)ایڈوکیٹ جنرل کا فرض ہو گا کہ وہ اس ریاست کی حکومت کو ایسے قانونی امور میں مشورہ دے اور قانونی نوعیت کے ایسے دیگر فرائض انجام دے جنہیں وقتاً فوقتاً گورنر اس سے رجوع کرے یا اس کو تفویض کرے اور ان کارہائے منصبی کو انجام دے جو اس آئین یا کسی دیگر نافذ الوقت قانون سے یا ان کے تحت اس کو عطا کیے گیے ہوں۔

(3)ایڈوکیٹ جنرل اپنے عہدہ پر گورنر کی خوشنودی حاصل رہنے تک فائز رہے گا اور اتنا محنتانہ پائے گا جتنا گورنر تعین کرے۔

حکومت کے کام کا طریقہ

کسی ریاست کی حکومت کے کام کا طریقہ۔

166 -(1)ریاستی حکومت کی جملہ عاملانہ کارروائی کا گورنر کے نام سے کیا جانا ظاہر کیا جائے گا۔

(2)وہ احکام اور دیگر نوشتے جو گورنر کے نام سے صادر اور تکمیل کیے جائیں، اس طریقہ سے مستند کیے جائیں گے، جس کی صراحت ان قواعد میں کی جائے جن کو گورنر بنائے اور اس طرح مستند کیے ہوئے حکم یا نوشتہ کے جواز کے خلاف اس بنا پر اعتراض نہ کیا جائے گا کہ وہ گورنر کا صادر یا تکمیل کیا ہوا حکم یا نوشتہ نہیں ہے۔

(3) گورنر، ریاستی حکومت کے کام کو زیادہ سہولت سے انجام دینے اور وزیروں میں مذکورہ کام کو اس حد تک تقسیم کرنے کے لیے قواعد بنائے گا جہاں تک وہ ایسا کام نہ ہو جس کے متعلق اس آئین سے

یا اس کے تحت گورنر کو اپنے اختیار تمیزی سے عمل کرنا لازم ہو۔

×--------×--------×

گورنر کو معلومات وغیرہ مہیا کرنے کے متعلق وزیر اعلیٰ کے فرائض۔

167 - ریاست کے وزیر اعلیٰ کا فرض ہو گا کہ —

(الف) اس ریاست کے گورنر کو ریاستی امور کے نظم و نسق اور قانون سازی کی تجاویز کے بارے میں وزیروں کی کونسل کے تمام فیصلوں کی اطلاع دے؛

(ب) ریاستی امور کے نظم و نسق اور قانون سازی کی تجاویز کے بارے میں ایسی معلومات فراہم کرے جو کہ گورنر طلب کرے؛ اور

(ج) اگر گورنر ایسا ضروری خیال کرے تو وزیروں کی کونسل کے غور کے لیے کسی ایسے امر کو پیش کرے جس پر کسی وزیر نے فیصلہ کر لیا ہو مگر مجلس نے غور نہ کیا ہو۔

باب-3

ریاستی مجلس قانون ساز

عام

ریاستوں میں مجالس قانون ساز کی تشکیل۔

168-(1) ہر ریاست کے لیے ایک مجلس قانون ساز ہو گی جو گورنر اور —

(الف) آندھرا پردیش، بہار، مہاراشٹر، کرناٹک اور اتر پردیش کی ریاستوں میں دو ایوانوں پر؛

(ب) دیگر ریاستوں میں ایک ایوان پر،

مشتمل ہو گی۔

(2) جہاں کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے دو ایوان ہوں، ایک کو قانون ساز کونسل اور دوسرے کو قانون ساز اسمبلی کہا جائے گا اور جہاں صرف ایک ایوان ہو اس کو قانون

سازاسمبلی کہا جائے گا۔

ریاستوں میں قانون ساز کونسلوں کی برخاستگی یا قیام۔

169-(1) دفعہ 168 میں کسی امر کے باوجود، پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ کسی ریاست کی، جہاں قانون ساز کونسل ہو، قانون ساز کونسل کو برخاست کرنے یا کسی ریاست میں، جہاں ایسی کونسل نہ ہو، ایسی کونسل قائم کرنے کے لیے توضیع کرسکے گی اگر اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی اس غرض سے ایک قرارداد اس اسمبلی کی کل رکنیت کی اکثریت سے اور ان ارکان کی جو موجود ہوں اور رائے دیں، کم سے کم دو تہائی اکثریت سے منظور کرے۔

(2) فقرہ (1) میں متذکرہ کسی قانون میں اس آئین کی ترمیم کے لیے ایسی توضیعات درج ہوں گی جو قانون کی توضیعات کو روبہ عمل لانے کے لیے ضروری ہوں اور اس میں ایسی تکمیلی، ضمنی اور نتیجی توضیعات بھی درج ہوسکیں گی جن کو پارلیمنٹ ضروری تصور کرے۔

(3) متذکرہ بالا کسی قانون کا دفعہ 368 کی اغراض کے لیے اس آئین کی ترمیم ہونا متصور نہ ہوگا۔

قانون ساز اسمبلیوں کی بناوٹ۔

170-(1) دفعہ 333 کی توضیعات کے تابع، ہر ایک ریاست کی قانون ساز اسمبلی، ریاست کے زیادہ سے زیادہ پانچ سو ارکان اور کم سے کم ساٹھ ارکان پر مشتمل ہوگی جو علاقائی انتخابی حلقوں سے براہ راست انتخاب کے ذریعہ چنے جائیں گے۔

(2) فقرہ (1) کی اغراض کے لیے ہر ایک ریاست علاقائی انتخابی حلقوں میں اس طریقہ سے تقسیم کی جائے گی کہ ہر ایک حلقہ انتخاب کی آبادی اور اس کو تقسیم کی ہوئی نشستوں کی تعداد میں تناسب، جہاں تک عملاً ممکن ہو، اس ساری ریاست میں یکساں ہو۔

تشریح:- اس فقرہ میں اصطلاح ''آبادی'' سے وہ آبادی مراد ہے جس کا تعین گزشتہ مردم شماری میں کیا گیا ہو جس کی نسبت متعلقہ اعداد و شمار شائع کیے گیے ہیں:

بشرطیکہ اس تشریح میں گزشتہ ایسی مردم شماری کے حوالے سے جس کی نسبت متعلقہ اعداد و شمار شائع ہو چکے ہیں تاوقتیکہ سال 2026 کے بعد پہلی مردم شماری کے متعلقہ اعداد و شمار شائع نہ ہوئے ہوں 2001 کی مردم شماری کا حوالہ متصور ہو گا۔

(3) ہر مردم شماری کی تکمیل پر ہر ایک ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں نشستوں کی کل تعداد اور ہر ایک ریاست کے علاقائی انتخابی حلقوں میں تقسیم کی مکرر ترتیب ایسا حاکم ایسے طریقے سے کرے گا جسے پارلیمنٹ بذریعہ قانون معین کرے:

بشرطیکہ ایسی مکرر ترتیب سے قانون ساز اسمبلی میں نمائندگی اس وقت کی موجودہ اسمبلی کے ٹوٹ جانے تک متاثر نہ ہو گی:

مزید شرط یہ ہے کہ ایسی مکرر ترتیب اس تاریخ سے موثر ہو گی جس کی نسبت صدر بذریعہ حکم صراحت کرے اور ایسی ترتیب موثر ہونے تک قانون ساز اسمبلی کے لیے کوئی انتخاب ایسی مکرر ترتیب سے پہلے موجودہ علاقائی حلقہ جات انتخاب کی بنا پر کروایا جائے گا:

مگر شرط یہ بھی ہے کہ سال 2026 کے بعد کی گئی پہلی مردم شماری کے متعلقہ اعداد و شمار کی اشاعت تک اس فقرہ کے تحت، —

(i) ہر ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں 1971 کی مردم شماری کی بنیاد پر مکرر ترتیب شدہ کل نشستوں کی؛ اور

(ii) ایسی ریاست کے علاقائی انتخابی حلقوں میں تقسیم کی، جو 2001 کی مردم شماری کی بنیاد پر مکرر ترتیب دی جائے،

مکرر ترتیب ضروری نہ ہو گی۔

قانون ساز کونسلوں کی بناوٹ۔

171-(1) کسی ریاست میں، جس میں قانون ساز کونسل ہو، ایسی کونسل کے ارکان کی کل تعداد اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں ارکان کی کل تعداد کے ایک تہائی سے متجاوز نہ ہو گی:

بشرطیکہ کسی ریاست کی قانون ساز کونسل میں ارکان کی

کل تعداد کسی صورت میں چالیس سے کم نہ ہو گی۔

(2) تاوقتیکہ پارلیمنٹ بذریعہ قانون دیگر طور پر توضیع نہ کرے، کسی ریاست کی قانون ساز کونسل کی بناوٹ ایسی ہو گی جس کی توضیع فقرہ (3) میں کی گئی ہے۔

(3) کسی ریاست کی قانون ساز کونسل کے ارکان کی کل تعداد میں سے —

(الف) تقریباً ایک تہائی کو رائے دہندگان کی جماعتیں منتخب کریں گی جو ریاست کی بلدیات، ضلع بورڈوں اور دیگر ایسے مقامی حکام کے ارکان پر مشتمل ہوں گی جن کی صراحت پارلیمنٹ قانون کے ذریعے کرے؛

(ب) تقریباً بارہویں حصہ کو رائے دہندگان کی جماعتیں منتخب کریں گی جو ریاست کے باشندہ ایسے اشخاص پر مشتمل ہوں گی جو کم سے کم تین سال سے بھارت کے علاقہ میں کسی یونیورسٹی کے گریجویٹ رہے ہوں یا کم سے کم تین سال سے ایسی اہلیتیں رکھتے ہوں جن کو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون سے یا اس کے تحت کسی ایسی یونیورسٹی کے گریجویٹ کے مساوی مقرر کیا گیا ہے؛

(ج) تقریباً بارہویں حصہ کو رائے دہندگان کی جماعتیں منتخب کریں گی جو ایسے اشخاص پر مشتمل ہوں گی جو کم سے کم تین سال سے ریاست کے اندر ایسے تعلیمی اداروں میں جن کا معیار ثانوی اسکول سے کم نہ ہو اور جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون سے یا اس کے تحت مقررہ ہو، پڑھانے کے کام میں لگے ہوئے ہوں؛

(د) تقریباً ایک تہائی کو ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ارکان ایسے اشخاص میں سے منتخب کریں گے جو اس اسمبلی کے ارکان نہ ہوں؛

(ہ) باقی کو گورنر، فقرہ (5) کی توضیعات کے مطابق نامزد کریگا۔

(4) فقرہ (3) کے ذیلی فقرات (الف)، (ب) اور (ج) کے تحت منتخب ہونے والے اراکین، ایسے علاقائی انتخابی حلقوں سے چنے

جائیں گے جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون سے یا اس کے تحت مقرر کیے جائیں اور مذکورہ ذیلی فقروں کے تحت اور مذکورہ فقرہ کے ذیلی فقرہ (د) کے تحت انتخابات تناسبی نمائندگی بذریعہ واحد قابل انتقال ووٹ کے اصول کے مطابق منعقد ہوں گے۔

(5) وہ ارکان جن کو گورنر فقرہ (3) کے ذیلی فقرہ (ہ) کے تحت نامزد کریگا، ایسے اشخاص پر مشتمل ہوں گے، جن کو مندرجہ ذیل جیسے امور کے بارے میں خصوصی علمیت یا عملی تجربہ حاصل ہو یعنی:-

ادب، سائنس، فنون، تحریک امداد باہمی اور سماجی خدمت۔

ریاستی مجالس قانون ساز کی مدت۔

172- ہر ریاست کی ہر قانون ساز اسمبلی، بجز اس کے کہ پہلے ہی توڑ دی جائے، اس کے پہلے اجلاس کے لیے مقررہ تاریخ سے پانچ سال تک جاری رہے گی اور اس سے زیادہ نہیں رہے گی اور پانچ سال کی مذکورہ مدت کے اختتام سے اسمبلی کے ٹوٹ جانے کا سا اثر ہو گا:

بشرطیکہ جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہو تو مذکورہ مدت میں پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ ایسی مدت کے لیے توسیع کر سکے گی جو بہ یک وقت ایک سال سے متجاوز نہ ہو اور ہر صورت میں اعلان نامہ کے نافذ العمل نہ رہنے کے بعد چھ مہینے سے زیادہ نہ ہو۔

(2) کسی ریاست کی قانون ساز کونسل نہ توڑی جائے گی لیکن جہاں تک ممکن ہو، اس کے تقریباً ایک تہائی ارکان ہر دوسرے سال کے اختتام پر، جس قدر جلد ہو سکے، ان توضیعات کے مطابق، جو پارلیمنٹ اس بارے میں قانون کے ذریعہ کرے، سبکدوش ہو جائیں گے۔

ریاستی مجلس قانون ساز کی رکنیت کے لیے اہلیت۔

173- کوئی شخص کسی ریاست کی مجلس قانون ساز میں نشست کو پر کرنے کے لیے چنے جانے کا اہل نہ ہو گا اگر وہ —

(الف) بھارت کا شہری نہ ہو اور کسی ایسے شخص کے سامنے جس کو اس بارے میں انتخابی کمیشن مجاز کرے، اس نمونہ کے مطابق، جو اس

غرض سے تیسرے فہرست بند میں دیا گیا ہے، حلف نہ لے یا اقرار صالح نہ کرے اور اس پر دستخط نہ کرے؛

(ب) قانون ساز اسمبلی کی نشست کی صورت میں کم سے کم پچیس سال کی عمر کا اور قانون ساز کونسل کی نشست کی صورت میں کم سے کم تیس سال کی عمر کا نہ ہو؛ اور

(ج) ایسی دیگر اہلیتیں نہ رکھتا ہو جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت اس بارے میں مقرر کی جائیں۔

ریاستی مجلس قانون ساز کے اجلاس، برخاستگی اور ٹوٹنا۔

174- گورنر، وقتاً فوقتاً ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر ایک ایوان کا اجلاس ایسے وقت اور ایسی جگہ پر، جو وہ مناسب خیال کرے، طلب کریگا لیکن ایک اجلاس میں اس کی آخری نشست اور اس کے بعد کے اجلاس کی پہلی نشست کے لیے مقررہ تاریخ کے درمیان چھ ماہ سے زیادہ وقفہ نہ ہو گا۔

(2) گورنر وقتاً فوقتاً —

(الف) ایوان کو یا ہر دو ایوانوں کو برخاست کر سکے گا؛

(ب) قانون ساز اسمبلی کو توڑ سکے گا۔

گورنر کا ایوان یا ایوانوں کو خطاب کرنے اور پیغامات بھیجنے کا حق۔

175-(1) گورنر، قانون ساز اسمبلی کو یا کسی ریاست میں قانون ساز کونسل ہونے کی صورت میں، اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایک ایوان یا دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس کو خطاب کر سکے گا اور اس غرض سے ارکان کو حاضر رہنے کا حکم دے سکے گا۔

(2) گورنر، ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ایوانوں کو خواہ کسی ایسے بل سے متعلق جو مجلس قانون ساز میں اس وقت زیر غور ہو خواہ کسی اور غرض سے پیغامات بھیج سکے گا اور جس ایوان کو اس طرح پیغام بھیجا جائے وہ پوری مناسب عجلت سے اس امر پر

غور کرے گا جس پر غور کرنے کا پیغام میں حکم ہو۔

گورنر کا خاص خطاب۔

176-(1) قانون ساز اسمبلی کے ہر عام انتخاب کے بعد پہلے اجلاس کے آغاز پر اور ہر سال کے پہلے اجلاس کے آغاز پر گورنر قانون ساز اسمبلی کو یا کسی ریاست میں قانون ساز کونسل ہونے کی صورت میں، دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس کو خطاب کرے گا اور مجلس قانون ساز کو اس کے طلب کرنے کی وجوہ سے مطلع کرے گا۔

(2) ان امور پر بحث کرنے کی غرض سے، جن کا ایسے خطاب میں ذکر ہو، وقت مختص کرنے کے لیے اس ایوان یا ہر دو ایوانوں کا طریق کار قواعد کے ذریعہ منضبط کرنے کے لیے توضیع کی جائے گی۔

وزرا اور ایڈوکیٹ جنرل کے ایوانوں سے متعلق حقوق۔

177- ہر وزیر اور ریاست کے ایڈوکیٹ جنرل کو ریاست کی قانون ساز اسمبلی یا کسی ریاست میں قانون ساز کونسل ہونے کی صورت میں، دونوں ایوانوں میں تقریر کرنے اور دیگر طریقہ سے اس کی کارروائی میں حصہ لینے اور مجلس قانون ساز کی کسی ایسی کمیٹی میں جس کا وہ رکن نامزد کیا جائے، تقریر کرنے اور دیگر طریقہ سے اس کی کارروائی میں حصہ لینے کا حق ہوگا مگر وہ اس دفعہ کی رو سے ووٹ دینے کا مستحق نہ ہوگا۔

ریاستی مجلس قانون ساز کے عہدہ دار

قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور نائب اسپیکر۔

178- ریاست کی ہر قانون ساز اسمبلی، جس قدر جلد ہو سکے، اسمبلی کے دوار کان کو ترتیب وار اس کے اسپیکر اور نائب اسپیکر کی حیثیت سے چن لے گی اور جب بھی اسپیکر یا نائب اسپیکر کا عہدہ خالی ہو جائے اسمبلی ایک اور رکن کو اسپیکر یا نائب اسپیکر کی حیثیت سے، جیسی کہ صورت ہو، چن لے گی۔

اسپیکر اور نائب اسپیکر کے عہدوں کا خالی ہونا، ان سے استعفیٰ دینا اور علاحدہ کیا جانا۔

179- کوئی رکن جو کسی قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر یا نائب اسپیکر کی حیثیت سے عہدہ پر فائز ہو، --

(الف) اپنے عہدے کو خالی کر دے گا اگر وہ اس اسمبلی کا رکن نہ رہے؛

(ب) اگر ایسا رکن اسپیکر ہو تو نائب اسپیکر کو موسومہ اور اگر ایسا رکن نائب اسپیکر ہو تو اسپیکر کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر کے ذریعہ کسی وقت اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا؛ اور

(ج) اسمبلی کی ایسی قرار داد کے ذریعے جو اسمبلی کے ارکان کی اکثریت سے منظور کی گئی ہو، اس کے عہدے سے علاحدہ کیا جا سکے گا:

بشرطیکہ فقرہ (ج) کی غرض سے کوئی قرار داد پیش نہ ہو گی اگر اس قرار داد کو پیش کرنے کے ارادہ کی کم سے کم چودہ دن کی اطلاع نہ دی گئی ہو:

مزید شرط یہ ہے کہ جب کوئی اسمبلی توڑ دی جائے تو ٹوٹ جانے کے بعد اسمبلی کی پہلی نشست کے عین قبل تک اسپیکر اپنا عہدہ خالی نہیں کرے گا۔

اسپیکر کے عہدے کے فرائض انجام دینے یا اس حیثیت سے کام کرنے کا نائب اسپیکر یا دوسرے شخص کو اختیار۔

180-(1) اس وقت جب اسپیکر کا عہدہ خالی ہو، اس عہدے کے فرائض نائب اسپیکر انجام دے گا یا، اگر نائب اسپیکر کا عہدہ بھی خالی ہو تو اسمبلی کا ایسا رکن انجام دے گا جس کا گورنر اس غرض سے تقرر کرے۔

(2) اسمبلی کی کسی نشست میں اسپیکر کی غیر حاضری کے دوران نائب اسپیکر یا اگر وہ بھی غیر حاضر ہو تو ایسا شخص جس کا اسمبلی کے طریق کار کے قواعد سے تعین کیا جائے یا اگر کوئی ایسا شخص موجود نہ ہو تو ایسا دوسرا شخص جس کا اسمبلی تعین کرے، بہ حیثیت اسپیکر کام کرے گا۔

اسپیکر یا نائب اسپیکر اس وقت صدارت نہیں کرے گا جب اس کو عہدہ سے علاحدہ کرنے کی قرارداد زیر غور ہو۔

181-(1) اس وقت جب قانون ساز اسمبلی کی کسی نشست میں اسپیکر کو اس کے عہدہ سے علاحدہ کرنے کی قرارداد زیر غور ہو تو اسپیکر، یا اس وقت جب کوئی قرارداد نائب اسپیکر کو اس کے عہدہ سے علاحدہ کرنے کی زیر غور ہو تو نائب اسپیکر، اگرچہ وہ موجود ہو، صدارت نہیں کریگا اور دفعہ 180 کے فقرہ (2) کی توضیعات کا اطلاق ہر ایسی نشست کے بارے میں، ایسا ہی ہو گا جیسا ان کا اطلاق اس نشست سے متعلق ہوتا ہے جس میں اسپیکر یا نائب اسپیکر، جیسی کہ صورت ہو، غیر حاضر ہو۔

(2) اس وقت جب کوئی قرارداد قانون ساز اسمبلی میں اسپیکر کو اس کے عہدے سے علیحدہ کرنے کی زیر غور ہو تو، اس کو اسمبلی میں تقریر کرنے اور اس کی کارروائی میں دیگر طور پر حصہ لینے کا حق ہو گا اور دفعہ 189 میں کسی امر کے باوجود اس کو ایسی قرارداد پر یا ایسی کارروائی کے دوران کسی اور امر پر صرف ابتدائی مرحلے پر ووٹ دینے کا حق ہو گا لیکن ووٹ مساوی ہونے کی صورت میں حق نہ ہو گا۔

قانون ساز کونسل کے میر مجلس اور نائب میر مجلس۔

182- ہر ایسی ریاست کی قانون ساز کونسل، جس میں ایسی کونسل ہو، جس قدر جلد ہو سکے، کونسل کے دو ارکان چن لے گی جو ترتیب وار اس کے میر مجلس اور نائب میر مجلس ہوں گے اور جب بھی میر مجلس یا نائب میر مجلس کا عہدہ خالی ہو جائے، کونسل دوسرے رکن کو چن لے گی جو میر مجلس یا نائب میر مجلس، جیسی کہ صورت ہو، ہو گا۔

میر مجلس یا نائب میر مجلس کے عہدوں کا خالی ہونا، ان سے استعفیٰ دینا اور علاحدہ کیا جانا۔

183- کوئی رکن جو قانون ساز کونسل کے میر مجلس یا نائب میر مجلس کی حیثیت سے عہدے پر فائز ہو —

(الف) اپنا عہدہ خالی کردے گا اگر وہ کونسل کا رکن نہ رہے؛

(ب) کسی وقت بھی اگر ایسا رکن میر مجلس ہے تو نائب میر مجلس کو موسومہ اور اگر ایسا رکن نائب میر مجلس ہے تو میر مجلس کو

موسومہ اپنی دستخطی تحریر سے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا؛اور

(ج) کونسل کی ایسی قرارداد کے ذریعے جو کونسل کے اس وقت کے کل ارکان کی اکثریت سے منظور کی گئی ہو، اس کے عہدے سے علاحدہ کیا جاسکے گا:

بشرطیکہ فقرہ (ج) کی غرض کے لیے کوئی قرار داد پیش نہ کی جائے گی اگر اس قرارداد کے پیش کرنے کے ارادہ کی کم سے کم چودہ دن کی اطلاع نہ دی گئی ہو۔

میر مجلس کے عہدے کے فرائض انجام دینے یا اس حیثیت سے کام کرنے کا نائب میر مجلس یا دوسرے شخص کو اختیار۔

184-(1) اس وقت جب میر مجلس کا عہدہ خالی ہو، اس عہدے کے فرائض نائب میر مجلس یا اگر نائب میر مجلس کا عہدہ بھی خالی ہو تو کونسل کا ایسا رکن انجام دے گا جس کا گورنر اس غرض سے تقرر کرے۔

(2) کونسل کی کسی نشست میں میر مجلس کی غیر حاضری میں نائب میر مجلس یا اگر وہ بھی غیر حاضر ہو تو ایسا شخص جس کا کونسل کے طریق کار کے قواعد سے تعین ہو یا اگر کوئی ایسا شخص موجود نہ ہو تو ایسا دوسرا شخص جس کا تعین کونسل کرے، بحیثیت میر مجلس کام کرے گا۔

میر مجلس یا نائب میر مجلس صدارت نہیں کریگا جب اس کو عہدے سے علاحدہ کرنے کی قرار داد زیر غور ہو۔

185- (1) قانون ساز کونسل کے کسی اجلاس کی اس وقت جب میر مجلس کو اس کے عہدہ سے علاحدہ کرنے کی قرار داد زیر غور ہو تو میر مجلس یا اس وقت جب نائب میر مجلس کو اس کے عہدہ سے علاحدہ کرنے کی قرار داد زیر غور ہو تو نائب میر مجلس، اگرچہ وہ موجود ہو، صدارت نہیں کرے گا اور دفعہ 184 کے فقرہ (2) کی توضیعات کا اطلاق ہر ایسی نشست سے متعلق ویسا ہی ہو گا جیسا ان کا اطلاق اس نشست سے متعلق ہوتا ہے جس میں میر مجلس یا نائب میر مجلس، جیسی کہ صورت ہو، غیر حاضر ہو۔

(2) اس وقت جب قانون ساز کونسل میں میر مجلس کو اس کے عہدہ سے علاحدہ کرنے کی کوئی قرار داد زیر غور ہو تو، اس کو کونسل

میں تقریر کرنے یا اس کی کارروائی میں دیگر طور پر حصہ لینے کا حق ہو گا اور دفعہ 189 میں کسی امر کے باوجود اس کو ایسی قرارداد پر یا ایسی کارروائی کے دوران کسی اور امر پر صرف ابتدائی مرحلے پر ووٹ دینے کا حق ہو گا لیکن ووٹوں کے مساوی ہونے کی صورت میں حق نہ ہو گا۔

اسپیکر، نائب اسپیکر، میر مجلس اور نائب میر مجلس کی یافت اور الاؤنس۔

186- قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور نائب اسپیکر اور قانون ساز کونسل کے میر مجلس اور نائب میر مجلس کو وہ یافت اور الاؤنس دیئے جائیں گے جن کا ریاست کی مجلس قانون ساز قانون کے ذریعہ الگ الگ تعین کرے اور، اس طرح توضیع ہونے تک، ایسی یافت اور الاؤنس دیئے جائیں گے جن کی دوسرے فہرست بند میں صراحت ہے۔

ریاستی مجلس قانون ساز کی معتمدی۔

187- ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر ایوان کا ایک علاحدہ عملہ معتمدی ہو گا:

بشرطیکہ اس فقرہ کے کسی امر کی، اس ریاست کی صورت میں جس میں قانون ساز کونسل ہو، یہ تعبیر نہ کی جائے گی کہ وہ ایسی مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں کے لیے مشترکہ عہدوں کے قائم کرنے میں مانع ہے۔

(2) کسی ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ایوانوں کے عملہ معتمدی میں بھرتی اور تقرر کیے ہوئے اشخاص کی شرائط ملازمت منضبط کر سکے گی۔

(3) تاوقتیکہ فقرہ (2) کے تحت ریاست کی مجلس قانون ساز توضیع نہ کرے، گورنر قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر یا قانون ساز کونسل کے میر مجلس سے، جیسی کہ صورت ہو، صلاح کرنے کے بعد اسمبلی یا کونسل کے عملہ معتمدی میں بھرتی اور تقرر کیے ہوئے اشخاص کی شرائط ملازمت منضبط کرنے کے لیے قواعد بنا سکے گا اور اس طرح بنائے ہوئے قواعد مذکورہ فقرہ کے تحت بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع نافذ ہوں گے۔

کام کرنے کا طریقہ

اراکان کا حلف یا اقرار صالح۔

188- کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی یا قانون ساز کونسل کا ہر رکن اپنی نشست سنبھالنے سے پہلے، گورنر یا کسی ایسے شخص کے سامنے جس کا وہ اس بارے میں تقرر کرے، اس نمونہ کے مطابق جو اس غرض سے تیسرے فہرست بند میں دیا گیا ہے، حلف لے گا یا اقرار صالح کرے گا اور اس پر دستخط کرے گا۔

ایوانوں میں رائے دہی، نشستوں کے خالی ہونے کے باوجود ایوانوں کو کام کرنے کا اختیار اور کورم۔

189- (1) سوائے اس کے کہ اس آئین میں دیگر طور پر توضیع ہو، ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان کی کسی نشست میں تصفیہ طلب امور کا تصفیہ، سوائے اسپیکر یا میر مجلس یا اس شخص کے جو اس حیثیت سے کام کر رہا ہو، ان ارکان کے ووٹوں کی اکثریت سے کیا جائے گا جو موجود ہوں اور ووٹ دیں۔

اسپیکر یا میر مجلس یا وہ شخص جو اس حیثیت سے کام کر رہا ہو ابتدائی مرحلے پر ووٹ نہیں دے گا لیکن ووٹوں کے مساوی ہونے کی صورت میں اس کو فیصلہ کن ووٹ حاصل رہے گا اور وہ اس کو استعمال کریگا۔

(2) کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کو اس کی کسی رکنیت کے خالی ہونے کے باوجود کام کرنے کا اختیار ہو گا، اور ریاست کی مجلس قانون ساز میں کوئی کارروائی جائز ہو گی باوجود اس کے کہ بعد میں معلوم ہو کہ کوئی ایسا شخص جس کو ایسا کرنے کا حق نہ تھا اس کارروائی میں شریک تھا یا اس نے ووٹ دیا تھا یا دیگر طور پر حصہ لیا تھا۔

(3) تاوقتیکہ ریاست کی مجلس قانون ساز قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع نہ کرے، ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کے کسی اجلاس کے تشکیل پانے کا کورم دس ارکان یا اس ایوان کے ارکان کی کل تعداد کا دسواں حصہ ہو گا، ان میں سے جو بھی زیادہ ہو۔

(4) اگر ریاست کی قانون ساز اسمبلی یا قانون ساز کونسل کے اجلاس کے دوران کسی وقت کوئی کورم نہ ہو تو اسپیکر یا میر مجلس یا اس شخص کا، جو اس حیثیت سے کام کر رہا ہو، فرض ہو گا کہ کورم کے ہونے تک یا تو ایوان کو ملتوی کر دے یا اجلاس کو معطل کر دے۔

ارکان کی نااہلیتیں

نشستوں کا خالی ہونا۔

190-(1) کوئی شخص ریاست کی مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں کا رکن نہ ہو گا اور ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعے توضیع کرے گی کہ کوئی شخص، جو دونوں ایوانوں کا رکن چن لیا جائے، ان میں سے ایک ایوان میں اپنی نشست خالی کر دے۔

(2) کوئی شخص پہلے فہرست بند میں متذکرہ ریاستوں کی دو یا زیادہ مجالس قانون ساز کا رکن نہ ہو گا اور اگر کوئی شخص دو یا زیادہ ایسی ریاستوں کی مجالس قانون ساز کا رکن چن لیا جائے تو اس مدت کے منقضی ہونے پر جس کی صدر کے بنائے ہوئے قواعد میں صراحت کی جائے، ایسی تمام ریاستوں کی مجالس قانون ساز میں اس شخص کی نشست خالی ہو جائے گی بجز اس کے کہ وہ اس سے قبل ایک ریاست کے سوا تمام ریاستوں کی مجالس قانون ساز میں اپنی نشست سے مستعفی ہو گیا ہو۔

(3) ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کے کسی رکن کی نشست خالی ہو جائے گی اگر وہ---

(الف) دفعہ 191 کے فقرہ (1) یا فقرہ (2) میں متذکرہ نااہلیتوں میں سے کسی نااہلیت کے تحت آجائے؛ یا

(ب) اسپیکر یا میر مجلس کو موسومہ، جیسی کہ صورت ہو، اپنی دستخطی تحریر کے ذریعہ اپنی نشست سے مستعفی ہو جائے اور اسپیکر یا میر مجلس نے، جیسی کہ صورت ہو، اس کا استعفیٰ منظور کر لیا ہو:

بشرطیکہ ذیلی فقرہ (ب) میں محولہ کسی استعفیٰ کی صورت میں، اگر موصولہ اطلاع سے یا دیگر طور پر اور ایسی تحقیقات کرنے کے بعد، جو وہ مناسب خیال کرے، اسپیکر یا میر مجلس، جیسی کہ صورت ہو، مطمئن ہو کہ ایسا استعفیٰ رضامندانہ یا اصلی نہیں ہے تو ایسے استعفیٰ کو منظور نہیں کریگا۔

(4) اگر ساٹھ دن کی مدت تک ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کا کوئی رکن ایوان کی اجازت کے بغیر اس کے تمام اجلاسوں سے غیر حاضر رہے تو ایوان اس کی نشست کو خالی قرار دے سکے گا:

بشرطیکہ ساٹھ دن کی مذکورہ مدت کا شمار کرنے میں ایسی کسی مدت کا لحاظ نہ ہو گا جس کے دوران ایوان برخاست ہو جائے یا متواتر چار دن سے زیادہ ملتوی رہے۔

رکنیت کے لیے نااہلیتیں۔

191-(1) کوئی شخص کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی یا قانون ساز کونسل کے رکن کی حیثیت سے چنے جانے اور رہنے کا اہل نہ ہو گا —

(الف) اگر وہ بھارت کی حکومت یا پہلے فہرست بند میں متذکرہ کسی ریاست کی حکومت کے تحت کسی نفع بخش عہدے پر اس عہدے کے سوا فائز ہو، جس کی بابت ریاست کی مجلس قانون ساز نے قانون کے ذریعہ قرار دیا ہو کہ اس پر فائز شخص نااہل نہ ہو گا؛

(ب) اگر وہ فاتر العقل ہو اور کسی عدالت مجاز کا اس کی بابت ایسا استقرار برقرار ہو؛

(ج) اگر وہ غیر بری الذمہ دیوالیہ ہو؛

(د) اگر وہ بھارت کا شہری نہ ہو، اس نے کسی مملکت غیر کی شہریت رضاکارانہ حاصل کرلی ہو یا کسی مملکت غیر سے اقرار وفاداری کرے یا کسی مملکت غیر سے وابستگی رکھے؛

(ہ) اگر وہ پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی رو سے یا

اس کے تحت ایسا نااہل ہو۔

تشریح: اس فقرہ کی اغراض کے لیے کسی شخص کا محض اس وجہ سے بھارت کی حکومت یا پہلی فہرست بند میں متذکرہ کسی ریاست کی حکومت کے تحت نفع بخش عہدے پر فائز ہونا متصور نہ ہو گا کہ وہ یونین یا ایسی ریاست کا وزیر ہے۔

(2) کوئی شخص کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی یا قانون ساز کونسل کا رکن ہونے کے لئے نااہل ہو گا اگر وہ دسویں فہرست بند کے تحت اس طرح نااہل ہو جاتا ہے۔

ارکان کی نااہلیتوں سے متعلق تصفیہ طلب امور کا فیصلہ۔

192-(1) اگر اس امر کی نسبت کوئی سوال پیدا ہو کہ آیا کسی ریاستی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کا کوئی رکن دفعہ 191 کے فقرہ (1) میں متذکرہ نااہلیتوں میں سے کسی نااہلیت کے تحت آ گیا ہے تو یہ معاملہ فیصلے کے لیے گورنر کو بھیجا جائے گا اور اس کا فیصلہ حتمی ہو گا۔

(2) کسی ایسے معاملہ پر فیصلہ کرنے سے پہلے گورنر انتخابی کمیشن کی رائے لے گا اور اِسی رائے کے مطابق فیصلہ کرے گا۔

دفعہ 188 کے تحت حلف لینے یا اقرار صالح کرنے سے پہلے یا جب اہل نہ ہو یا نااہل قرار دیا جائے، نشست سنبھالنے اور ووٹ دینے پر تاوان۔

193-اگر کوئی شخص کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی یا قانون ساز کونسل کے رکن کی حیثیت سے نشست سنبھالے یا ووٹ دے قبل اس کے کہ وہ دفعہ 188 کی ضروری شرائط کی تکمیل کرے یا یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس کی رکنیت کا اہل نہیں ہے یا نااہل قرار دیا گیا ہے یا اس کو پارلیمنٹ یا اس کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کی رو سے اس کی ممانعت کر دی گئی ہے، تو وہ ہر ایک دن کی بابت جس میں وہ اس طرح نشست سنبھالے یا ووٹ دے، پانچ سو روپے تاوان کا مستوجب ہو گا جو ریاست کو واجب الادا دین کے طور پر وصول کیا جائے گا۔

مجالس ریاستی قانون سازاوران کے ارکان کے اختیارات، مراعات اور تحفظات

مجالس قانون ساز کے ایوانوں اور ان کے ارکان اور کمیٹیوں کے اختیارات، مراعات وغیرہ۔

194- (1)اس آئین کی توضیعات اور مجلس قانون ساز کے طریق کار منضبط کرنے والے قواعد اور احکام قائمہ کے تابع، ہر ریاست کی مجلس قانون ساز میں تقریر کی آزادی ہو گی۔

(2) کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا کوئی رکن کسی مجلس قانون ساز میں کہی ہوئی کسی بات یا دیئے ہوئے کسی ووٹ سے متعلق کسی عدالت میں کسی کارروائی کا مستوجب نہ ہو گا، اور کوئی شخص ایسی کسی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کے اختیار سے یا اس کے تحت کسی رپورٹ، مضمون، ووٹ یا کارروائی کی اشاعت کی بابت اس طرح مستوجب نہ ہو گا۔

(3) دیگر اعتبار سے، کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان اور ایسی مجلس قانون ساز کے ایوان کے ارکان اور کمیٹیوں کے اختیارات، مراعات اور تحفظات ایسے ہوں گے جن کا مجلس قانون ساز وقتاً فوقتاً قانون کے ذریعہ تعین کرے، اور اس طرح سے تعین ہونے تک وہی ہوں گے جو اس ایوان اور اس کے ارکان اور کمیٹیوں کے آئین (چوالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1978ء کی دفعہ 26 کی تاریخ نفاذ سے فوراً پہلے تھے۔

(4) فقرات (1)، (2) اور (3) کی توضیعات کا اطلاق ان اشخاص سے متعلق، جن کو اس آئین کی رو سے ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان یا اس کی کمیٹی کی کارروائی میں تقریر کرنے اور اس میں دیگر طور پر حصہ لینے کا حق حاصل ہے، ویسا ہی ہو گا جیسا ان کا اطلاق اس مجلس قانون ساز کے ارکان سے متعلق ہوتا ہے۔

ارکان کی یافت اور الاؤنس۔

195-ریاست کی قانون ساز اسمبلی اور قانون ساز کونسل کے ارکان ایسی یافت اور الاؤنس، جن کا ریاست کی مجلس قانون ساز وقتاً فوقتاً قانون کے ذریعہ تعین کرے، اور اس بارے میں اس طرح توضیع ہونے تک ان شرحوں سے اور ایسی شرائط پر یافت اور الاؤنس پانے کے مستحق ہوں گے، جن کا اطلاق اس آئین کی تاریخ نفاذ کے فوراً پہلے مماثل صوبے کی قانون ساز اسمبلی کے ارکان کے بارے میں ہوتا تھا۔

قانون سازی کا طریق کار

بلوں کے پیش کرنے اور ان کو منظور کرنے کے بارے میں توضیعات۔

196- (1) رقمی بل اور دیگر مالیاتی بل کے متعلق دفعات 198 اور 207 کی توضیعات کے تابع، کوئی بل کسی ریاست کی، جس میں قانون ساز کونسل ہو، مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان میں ابتداً پیش ہو سکے گا۔

(2) دفعات 197 اور 198 کی توضیعات کے تابع، کسی بل کا کسی ریاست کی، جس میں قانون ساز کونسل ہو، مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں سے منظور ہونا متصور نہ ہو گا بجز اس کے کہ اس پر دونوں ایوان، خواہ بلا ترمیم یا صرف ایسی ترمیمات کے ساتھ، جن سے دونوں ایوان اتفاق کریں، متفق ہو گئے ہوں۔

(3) کوئی بل جو کسی ریاست کی مجلس قانون ساز میں زیر غور ہو اس کے ایوان یا ایوانوں کے برخاست ہونے کی وجہ سے ساقط نہ ہو گا۔

(4) کوئی بل جو کسی ریاست کی قانون ساز کونسل میں زیر غور ہو اور اس کی قانون ساز اسمبلی سے منظور نہ ہوا ہو، اس اسمبلی کے ٹوٹ جانے پر ساقط نہ ہو گا۔

(5) کوئی بل جو کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں زیر غور ہو یا قانون ساز اسمبلی سے منظور ہو کر قانون ساز کونسل میں زیر غور ہو، اسمبلی کے ٹوٹ جانے پر ساقط ہو جائے گا۔

قانون ساز کونسل کے اختیارات پر رقمی بل کے سوا دیگر مالیاتی بل کے متعلق پابندیاں۔

197-(1) اگر کوئی بل ریاست کی قانون ساز اسمبلی سے، جس میں کوئی قانون ساز کونسل ہو، منظور ہو جانے اور قانون ساز کونسل میں منتقل ہو جانے کے بعد—

(الف) کونسل سے نامنظور ہو جائے؛ یا

(ب) کونسل میں اس بل کے رکھے جانے کی تاریخ سے اس بل کی اس سے منظوری کے بغیر تین ماہ سے زیادہ گذر جائیں؛ یا

(ج) بل کونسل سے ایسی ترمیمات کے ساتھ منظور ہو جن سے قانون ساز اسمبلی اتفاق نہ کرے،

تو اس بل کا ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان سے اس شکل میں جس میں وہ قانون ساز اسمبلی سے دوسری بار ان ترمیمات کے ساتھ، اگر کوئی ہوں، جو قانون ساز کونسل نے کی ہوں یا تجویز کی ہوں اور قانون ساز اسمبلی نے ان سے اتفاق کیا ہو، منظور ہو جانا متصور ہو گا۔

(3) اس دفعہ کے کسی امر کا اطلاق رقمی بل پر نہ ہو گا۔

رقمی بلوں سے متعلق خصوصی طریق کار۔

198-(1) رقمی بل قانون ساز کونسل میں پیش نہ ہو گا۔

(2) رقمی بل اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی سے جس میں کوئی قانون ساز کونسل ہو، منظور ہونے کے بعد قانون ساز کونسل کو اس کی سفارشات کے لیے منتقل کر دیا جائے گا، اور قانون ساز کونسل اس بل کے ملنے کی تاریخ سے چودہ دن کی مدت کے اندر اس بل کو اپنی سفارشات کے ساتھ قانون ساز اسمبلی کو واپس کر دے گی، اور قانون ساز اسمبلی اس کے بعد قانون ساز کونسل کی ان سب سفارشات کو یا ان میں سے کسی سفارش کو قبول یا نامنظور کر سکے گی۔

(3) اگر قانون ساز اسمبلی قانون ساز کونسل کی سفارشات میں سے کسی سفارش کو قبول کر لے، تو اس رقمی بل کا دونوں ایوانوں سے ان ترمیمات کے ساتھ جن کی سفارش قانون ساز کونسل نے کی ہو اور جن کو قانون ساز اسمبلی نے قبول کر لیا ہو، منظور ہو جانا متصور ہو گا۔

(4) اگر قانون ساز اسمبلی قانون ساز کونسل کی سفارشات میں سے کسی بھی سفارش کو قبول نہ کرے، تو اس رقمی بل کا دونوں ایوانوں سے اس شکل میں منظور ہو جانا متصور ہو گا جس میں وہ قانون ساز اسمبلی سے ان ترمیمات میں سے کسی ترمیم کے بغیر، جن کی سفارش قانون ساز کونسل نے کی تھی، منظور ہوا تھا۔

(5) اگر کسی رقمی بل کو جو قانون ساز اسمبلی سے منظور ہوا ہو اور قانون ساز کونسل کو اس کی سفارشات کے لیے منتقل کیا گیا ہو چودہ دن کی مذکورہ مدت کے اندر قانون ساز اسمبلی کو واپس نہ کیا جائے تو مذکورہ مدت کے منقضی ہونے پر اس بل کا دونوں ایوانوں سے اس شکل میں منظور ہو جانا متصور ہو گا جس میں وہ قانون ساز اسمبلی سے منظور ہوا تھا۔

’’رقمی بل‘‘ کی تعریف۔

199-(1) اس باب کی اغراض کے لیے، کسی بل کا رقمی بل ہونا متصور ہو گا اگر اس میں صرف ایسی توضیعات درج ہوں جو حسب ذیل جملہ امور یا ان میں سے کسی امر سے متعلق ہوں، یعنی —

(الف) کسی ٹیکس کو عائد کرنا، برخاست کرنا، معاف کرنا، بدلنا یا منضبط کرنا؛

(ب) ریاست کے رقم قرض لینے یا کسی ضمانت کے دینے کو منضبط کرنا یا ایسے مالیاتی وجوب کی بابت قانون میں ترمیم کرنا جو اس ریاست نے قبول کیے ہوں یا اس کو قبول کرنے ہوں؛

(ج) ریاست کے مجتمعہ فنڈ یا اتفاقی مصارف فنڈ کی تحویل،

کسی ایسے فنڈ میں رقوم جمع کرنا یا اس سے رقوم کا نکالنا؛

(د) ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے رقوم کا تصرف؛

(ہ) کسی خرچ کی بابت قرار دینا کہ وہ ایسا خرچ ہے جو ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوگا یا ایسے کسی خرچ کی رقم میں اضافہ کرنا؛

(و) ریاست کے مجتمعہ فنڈ یا ریاست کے سرکاری کھاتے کی بابت رقم کی وصولی یا ایسی رقم کی تحویل یا اس کی اجرائی؛ یا

(ز) کوئی ایسا امر جو ذیلی فقرات (الف) تا (و) میں مصرحہ امور میں سے کسی کا ضمنی امر ہو۔

(2) کسی بل کا محض اس وجہ سے کہ اس میں جرمانے یا دیگر تاوان عائد کرنے یا لائسنسوں کی فیس یا انجام دی ہوئی خدمات کے لیے فیس کے مطالبہ یا ادائیگی کی بابت توضیع درج ہے، رقمی بل ہونا متصور نہ ہوگا کہ اس میں کسی مقامی حاکم یا جماعت کی مقامی اغراض کے لیے لگائے ہوئے کسی ٹیکس کے عائد کرنے، برخاست کرنے، معاف کرنے، اس کو بدلنے یا منضبط کرنے کی توضیع درج ہے۔

(3) اگر کوئی سوال پیدا ہو کہ جس ریاست میں قانون ساز کونسل ہو، اس کی مجلس قانون ساز میں پیش کیا ہوا کوئی بل رقمی بل ہے یا نہیں، تو اس پر ایسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

(4) ہر رقمی بل پر جب وہ دفعہ 198 کے تحت قانون ساز کونسل کو منتقل کیا جائے اور جب وہ دفعہ 200 کے تحت گورنر کو منظوری کے لیے پیش کیا جائے، تو قانون ساز اسمبلی کا اسپیکر اپنے دستخط سے اس کی تصدیق کرے گا کہ وہ رقمی بل ہے۔

بلوں کی منظوری۔

200- جب کوئی بل کسی ریاست کی مجلس قانون ساز سے منظور ہو جائے یا جس ریاست میں قانون ساز کونسل ہو اس کی مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں سے منظور ہو جائے تو وہ گورنر کو پیش کیا جائے گا اور گورنر یا تو اعلان کرے گا کہ اس نے بل کی

منظوری دی ہے یا اس کی منظوری روک لی ہے یا یہ کہ بل کو صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھا ہے:

بشرطیکہ گورنر، بل اس کے پاس منظوری کے لیے پیش ہونے کے بعد، جس قدر جلد ہو سکے، اس بل کو، اگر وہ رقمی بل نہ ہو تو ایک پیغام کے ساتھ واپس کر سکے گا جس میں درخواست ہو گی کہ وہ ایوان یا دونوں ایوان اس بل پر یا اس میں مصرحہ توضیعات پر مکرر غور کریں اور خاص طور پر اس پر غور کریں کہ ایسی ترمیمات جن کی وہ اپنے پیغام میں سفارش کرے، اس قابل ہیں کہ انہیں شامل کیا جائے اور جب کوئی بل اس طرح واپس ہو تو وہ ایوان یا دونوں ایوان حسبہٖ اس بل پر مکرر غور کریں گے اور اگر وہ بل اس ایوان یا دونوں ایوانوں سے ترمیم کے ساتھ یا بلا ترمیم مکرر منظور ہو جائے اور گورنر کے پاس منظوری کے لیے پیش ہو تو گورنر اس کی منظوری نہیں روکے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ گورنر کسی ایسے بل کو منظور نہیں کریگا لیکن اس کو صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھے گا جو اس کی رائے میں اگر وہ قانون بن گیا ہوتا تو عدالت العالیہ کے ایسے اختیارات کے، جنہیں آئین کے حسب منشا اس عدالت کو انجام دینا ہے، اتنا نقیض ہو جاتا کہ اس سے اس کی حیثیت خطرے میں پڑ جاتی۔

بل جو غور کے لیے محفوظ کیے گئے ہوں۔

201- جب گورنر کسی بل کو صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھے تو صدر اعلان کرے گا کہ آیا وہ بل کو منظور کرتا ہے یا اس کی منظوری روکتا ہے:

بشرطیکہ جب وہ بل رقمی بل نہ ہو تو صدر گورنر کو ہدایت کر سکے گا کہ وہ اس بل کو ریاست کے ایوان یا، جیسی کہ صورت ہو، ایوانوں کو ایسے پیغام کے ساتھ واپس کر دے جس کا ذکر دفعہ 200 کے پہلے فقرہ شرطیہ میں ہے اور جب کوئی بل اس طرح واپس کر دیا جائے تو ایسے پیغام کے ملنے کی تاریخ سے چھ ماہ کی مدت

کے اندر ایوان یا دونوں ایوان حسبہٖ غور کریں گے اور اگر وہ ایوان یا دونوں ایوانوں سے ترمیم کے ساتھ یا بلا ترمیم پھر منظور ہو جائے تو وہ صدر کو اس کے غور کے لیے مکرر پیش کیا جائے گا۔

مالیاتی امور میں طریق کار

سالانہ مالیاتی گوشوارہ۔

202-(1) گورنر ،ہر مالیاتی سال کی بابت ریاست کی اس سال کی تخمینی آمدنی اور خرچ کا گوشوارہ، جس کو اس حصہ میں ''سالانہ مالیاتی گوشوارہ'' کہا گیا ہے،ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ایوانوں میں پیش کروائے گا۔

(2) سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں شامل کیے ہوئے خرچ کے تخمینوں میں ذیل کی رقوم علیحدہ دکھائی جائیں گی---

(الف) ایسی رقوم جو اس خرچ کو ادا کرنے کے لیے ضروری ہوں جس کو اس آئین میں ایسا خرچ بتلایا گیا ہے جس کا بار ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوتا ہے ؛اور

(ب) ایسی رقوم جو ایسے دوسرے خرچ کو ادا کرنے کے لیے ضروری ہوں جس کو ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے صرف کرنے کی تجویز ہو،

اور خرچ بہ مد آمدنی اور دوسرے خرچ میں امتیاز کیا جائے گا۔

(3) حسب ذیل خرچ ایسا خرچ ہو گا جس کا بار ہر ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوتا ہے —

(الف) گورنر کے مشاہرے اور الاؤنس اور اس کے عہدے سے متعلق دوسرا خرچ؛

(ب) قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور نائب اسپیکر اور کسی ایسی ریاست کی صورت میں، جس میں قانون ساز کونسل ہو، قانون ساز کونسل کے میر مجلس اور نائب میر مجلس کی بھی یافت اور الاؤنس؛

(ج) ایسے مصارف دین مع سود جن کے لیے ریاست ذمہ دار ہو، قرض ادائی فنڈ کے مصارف اور دین کی ادائیگی کے مصارف اور قرضے حاصل کرنے اور خدمت اور دین کی ادائیگی سے متعلق دیگر خرچ؛

(د) کسی عدالت العالیہ کے ججوں کی یافت اور الاؤنسوں کی بابت خرچ؛

(ہ) رقوم جو کسی عدالت یا ثالثی ٹریبونل کے کسی فیصلہ، ڈگری یا فیصلہ ثالثی کے ایفا کے لیے ضروری ہوں؛

(و) کوئی دوسرا خرچ جس کی نسبت یہ آئین یا ریاست کی مجلس قانون ساز قانون کی رو سے قرار دے کہ اس طرح عاید کیا جائے۔

تخمینوں کے بارے میں مجلس قانون ساز میں طریق کار۔

203-(1) تخمینوں کا اس قدر جز جو ایسے خرچ سے متعلق ہو جس کا بار ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوتا ہو، قانون ساز اسمبلی کی منظوری کے لیے پیش نہ ہوگا، لیکن اس فقرہ کے کسی امر کی یہ تعبیر نہ ہوگی کہ وہ ان تخمینوں میں سے کسی تخمینہ پر مجلس قانون ساز میں بحث کرنے میں مانع ہے۔

(2) مذکورہ تخمینوں میں سے اس قدر جز جو دوسرے خرچ کی بابت ہو رقمی مطالبات کی شکل میں قانون ساز اسمبلی میں پیش کیا جائے گا اور قانون ساز اسمبلی کو اختیار حاصل ہوگا کہ کسی مطالبہ کی منظوری دے یا منظوری دینے سے انکار کرے یا کسی مطالبہ کی اس میں مصرحہ رقم کو کم کرتے ہوئے منظوری دے۔

(3) کوئی رقمی مطالبہ گورنر کی سفارش کے بغیر پیش نہ ہوگا۔

تصرف رقوم بل۔

204-(1) اسمبلی کی جانب سے دفعہ 203 کے تحت رقمی منظوریاں دیئے جانے کے بعد، جس قدر جلد ہو سکے، ایک بل پیش کیا جائے گا جس میں اس ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے ان تمام رقوم

کے تصرف کے لیے توضیع ہو گی جو حسب ذیل کی تکمیل کے لئے درکار ہوں —

(الف)ایسی رقمی منظوریاں جو اسمبلی کی جانب سے اس طرح دی گئی ہوں؛اور

(ب)ایسا خرچ جس کا بار ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہو لیکن کسی حالت میں اس رقم سے زائد نہ ہو جو ایوان یا ایوانوں میں اس سے قبل پیش کیے ہوئے گوشوارہ میں بتلائی گئی ہو۔

(2)اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر دو ایوان میں کسی ایسے بل میں کوئی ایسی ترمیم تجویز نہیں کی جائے گی جس کا اثر یہ ہو کہ اس طرح منظور کی ہوئی کسی رقم میں کمی بیشی ہو یا اس کا تصرف بدل جائے یا کسی ایسے خرچ کی رقم میں کمی بیشی ہو جس کا بار ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہو اور صدارت کرنے والے شخص کا فیصلہ کہ آیا کوئی ترمیم اس فقرہ کے تحت نا قابل قبول ہے، حتمی ہو گا۔

(3)دفعات 205 اور 206 کی توضیعات کے تابع کوئی رقم ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے نکالی نہ جائے گی سوائے اس کے کہ وہ اس دفعہ کی توضیعات کے بموجب منظورہ قانون سے کیے ہوئے تصرف کے مطابق ہو۔

تکمیلی، اضافی یا زائد رقمی منظوریاں۔

205-(1) گورنر—

(الف)اگر کوئی رقم جس کو کسی مخصوص سروس کے لیے مالیاتی سال رواں کے واسطے خرچ کرنے کا دفعہ 204 کی توضیعات کے بموجب بنائے ہوئے کسی قانون کی رو سے مجاز کیا گیا ہو،اس سال کی اغراض کے لیے نا کافی پائی جائے یا جب اس مالیاتی سال رواں میں کسی جدید سروس پر تکمیلی یا اضافی خرچ کی،جو اس سال کے سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں مد نظر نہ تھا،ضرورت پیدا ہوئی ہو،یا

(ب) اگر کسی مالیاتی سال کے دوران کسی سروس پر اس سروس اور اس سال کے لیے منظورہ رقم سے زائد کوئی رقم خرچ ہو گئی ہو،

تو ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ایوانوں میں دوسرا گوشوارہ، جس میں اس خرچ کی تخمینی رقم بتلائی گئی ہو، پیش کروائے گا یا ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں، جیسی کہ صورت ہو، اس زائد رقم کا مطالبہ پیش کروائے گا۔

(2) کسی ایسے گوشوارہ اور خرچ یا مطالبہ سے نیز ایسے کسی قانون سے متعلق جو ایسے خرچ یا ایسے مطالبے کی بابت رقمی منظوری ادا کرنے کے لیے ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے تصرف رقوم کا مجاز کرانے کے لیے بنایا جاتا ہو، دفعات 202، 203 اور 204 کی توضیعات کا وہی اثر ہوگا جیسا ان کا اثر سالانہ مالیاتی گوشوارہ اور اس میں متذکرہ خرچ یا رقمی منظوری ادا کرنے کے لیے اس قانون کے تعلق سے ہے جو ایسا خرچ یا رقمی منظوری ادا کرنے کے لیے ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے تصرف رقوم کا مجاز کرنے کے لیے بنایا جاتا ہو۔

علی الحساب رقمی منظوریاں، اعتمادی رقمی منظوریاں اور غیر معمولی رقمی منظوریاں۔

206- اس باب کی متذکرہ بالا توضیعات میں کسی امر کے باوجود ریاست کی قانون ساز اسمبلی کو اختیار ہوگا کہ—

(الف) کسی مالیاتی سال کے ایک جز کے لیے تخمینی خرچ کی بابت کوئی پیشگی رقمی منظوری ایسی رقمی منظوری دینے کے لیے دفعہ 203 میں مقررہ طریق کار کی تکمیل اور اس خرچ سے متعلق دفعہ 204 کی توضیعات کے بموجب قانون کے منظور ہونے تک دے؛

(ب) ریاست کے وسائل پر کسی غیر متوقع مطالبہ کو ادا کرنے کے لیے رقمی منظوری دے جب اس سروس کی وسعت یا غیر معین نوعیت کی وجہ سے ایسا مطالبہ ان تفصیلات کے ساتھ بیان نہ کیا جا سکے جو عموماً سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں دی جاتی ہیں؛

(ج) ایسی غیر معمولی رقمی منظوری دے جو کسی مالیاتی سال

کی جاریہ سروس کا کوئی جزنہ ہو،

اور ریاست کی مجلس قانون ساز کو اختیار ہو گا کہ ان اغراض کے لیے جن کے واسطے مذکورہ رقمی منظوریاں دی جائیں ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے رقوم کا نکالا جانا قانون کے ذریعہ مجاز کرے۔

(2) دفعات 203اور 204 کی توضیعات کا اثر فقرہ (1) کے تحت کوئی رقمی منظوری دینے کے لیے اور کسی ایسے قانون سے متعلق جو اس فقرہ کے تحت بنایا جائے ویسا ہی ہو گا جیسا ان کا اثر سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں متذکرہ کسی خرچ کی بابت رقمی منظوری دینے سے اور اس قانون کے تعلق سے ہے جو ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے ایسے خرچ کے ادا کرنے کے لیے تصرف رقوم کا مجاز کرنے کے لیے بنایا جاتا ہو۔

مالیاتی بلوں کی بابت خصوصی توضیعات۔

207-(1) گورنر کی سفارش کے بغیر کوئی ایسا بل نہ تو پیش ہو گا اور نہ کسی ایسی ترمیم کی تحریک ہو گی جس میں دفعہ 199 کے فقرہ (1) کے ذیلی فقرات (الف) تا (و) میں مصرحہ امور میں سے کسی امر کے لیے توضیع کی جائے اور کوئی بل جس میں ایسی توضیع کی جائے قانون ساز کونسل میں پیش نہ ہو گا:

بشرطیکہ اس فقرہ کے تحت ایسی ترمیم کی تحریک کرنے کے لیے جس میں کسی ٹیکس کی کمی یا برخاستگی کی توضیع ہو کسی سفارش کی ضرورت نہ ہو گی۔

(2) کسی بل یا ترمیم کا متذکرہ بالا امور میں سے کسی امر کے بارے میں توضیع کرنا محض اس وجہ سے متصور نہ ہو گا کہ اس میں جرمانوں یا دیگر رقمی تاوان عائد کرنے یا لائسنس کی فیس یا انجام دی ہوئی خدمات کی فیس کے مطالبہ یا ادائیگی کی بابت توضیع ہے یا اس وجہ سے متصور نہ ہو گا کہ اس میں مقامی اغراض کے لیے کسی مقامی حاکم یا جماعت کے کسی ٹیکس کے عائد کرنے، برخاست کرنے، معاف کرنے یا اس کو بدلنے کی یا اسے منضبط کرنے کی توضیع ہے۔

(3) کوئی ایسا بل جس کے ایکٹ بنانے اور نافذ کرنے سے ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے لازماً خرچ ہو گا، اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان سے منظور نہیں کیا جائے گا بجز اس کے کہ گورنر نے اس ایوان سے اس پر غور کرنے کی سفارش کی ہو۔

عام طریق کار

طریق کار کے قواعد۔

208- (1) کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا کوئی ایوان اس آئین کی توضیعات کے تابع اپنے طریق کار اور کام کے انضباط کے لیے قواعد بنا سکے گا۔

(2) فقرہ (1) کے تحت قواعد بنانے تک، طریق کار کے ایسے قواعد اور احکام قائمہ جو اس آئین کے نفاذ کے عین قبل مماثل صوبہ کی مجلس قانون ساز سے متعلق نافذ تھے، ایسی تبدیلیوں اور تطبیق کے تابع جو قانون ساز اسمبلی کا اسپیکر یا قانون ساز کونسل کا میر مجلس، جیسی کہ صورت ہو، ان میں کرے، اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے متعلق نافذ رہیں گے۔

(3) جس ریاست میں قانون ساز کونسل ہو، گورنر، قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور قانون ساز کونسل کے میر مجلس سے صلاح کرنے کے بعد ان دو ایوانوں کے مابین مراسلت کے طریق کار کے بارے میں قواعد بنا سکے گا۔

مالیاتی کاروبار سے متعلق ریاست کی مجلس قانون ساز کے طریق کار کا قانون کے ذریعہ انضباط۔

209- کسی ریاست کی مجلس قانون ساز، مالیاتی کاروبار کی بروقت تکمیل کی غرض سے کسی مالیاتی امر سے متعلق یا ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے تصرف رقوم کے لیے کسی بل سے متعلق اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ایوانوں کا طریق کار اور اس میں کاروبار کا انصرام قانون کے ذریعہ منضبط کر سکے گی اور جب کبھی اور جس حد تک اس طرح بنائے ہوئے کسی قانون کی کوئی توضیع

ریاست کی مجلس قانون ساز کے اس ایوان یا دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان کے دفعہ 208 کے فقرہ (1) کے تحت بنائے ہوئے کسی قواعد یا کسی ایسے قواعد یا احکام قائمہ کے متناقض ہو جو اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے متعلق اس دفعہ کے فقرہ (2) کے تحت نافذ ہوں تو ایسی توضیع حاوی رہے گی۔

زبان جو مجلس قانون ساز میں استعمال ہو گی۔

210-(1) حصہ 17 میں کسی امر کے باوجود لیکن دفعہ 348 کی توضیعات کے تابع کسی ریاست کی مجلس قانون ساز میں کام کاج اس ریاست کی سرکاری زبان یا زبانوں میں یا ہندی میں یا انگریزی میں ہو گا:

بشرطیکہ قانون ساز اسمبلی کا اسپیکر یا قانون ساز کونسل کا میر مجلس یا وہ شخص جو اس حیثیت سے کام کر رہا ہو، جیسی کہ صورت ہو، کسی ایسے رکن کو جو اپنے مطلب کا اظہار پورے طور پر مذکورہ بالا زبانوں میں سے کسی زبان میں نہ کر سکتا ہو، ایوان کو اس کی اپنی مادری زبان میں خطاب کرنے کی اجازت دے سکے گا۔

(2) بجز اس کے کہ ریاست کی مجلس قانون ساز قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع کرے، یہ دفعہ اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پندرہ سال کی مدت منقضی ہو جانے کے بعد اس طرح نافذ رہے گی گویا کہ الفاظ ''یا انگریزی میں'' اس سے حذف کیے گیے ہوں:

بشرطیکہ ہماچل پردیش، منی پور، میگھالیہ اور تری پورہ کی ریاستوں کی مجالس قانون ساز کے تعلق سے یہ فقرہ اس طرح نافذ رہے گا گویا کہ الفاظ ''پندرہ سال'' کے بجائے جو اس آئین میں آئے ہیں الفاظ ''پچیس سال'' قائم کیے گیے ہوں:

مزید شرط یہ کہ اروناچل پردیش، گوا اور میزورم ریاستوں کی مجالس قانون ساز کے تعلق سے یہ فقرہ اس طرح نافذ رہے گا گویا کہ الفاظ ''پندرہ سال'' کے بجائے جو اس آئین میں آئے ہیں الفاظ ''چالیس سال'' قائم کئے گئے ہوں:

مجلس قانون ساز میں بحث پر پابندی۔

211- کسی ریاست کی مجلس قانون ساز میں کوئی بحث سپریم کورٹ یا کسی عدالت العالیہ کے کسی جج کے فرائض کی انجام دہی میں اس کے رویے کے بارے میں نہ ہو گی۔

عدالتیں، مجلس قانون ساز کی کارروائی کی تحقیقات نہیں کریں گی۔

212-(1) ریاست کی مجلس قانون ساز میں کسی کارروائی کے جواز پر طریق کار کی کسی مبینہ بے ضابطگی کی بناپر اعتراض نہ کیا جاسکے گا۔

(2) کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا کوئی عہدہ دار یار کن، جس میں اس آئین سے یااس کے تحت اس مجلس قانون ساز میں طریق کار یا کام کو منضبط کرنے یا نظم وضبط بر قرار رکھنے کے اختیارات مرکوز ہوں، اس کے ان اختیارات کے استعمال کرنے کے متعلق کسی عدالت کے اختیار سماعت کے تابع نہ ہو گا۔

باب4

گورنر کا قانون سازی کا اختیار

مجلس قانون ساز کے وقفہ کے دوران آرڈیننس جاری کرنے کا گورنر کو اختیار۔

213-(1) اگر گورنر اس وقت کے سوا، جب کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کا اجلاس جاری ہو یا جہاں کسی ریاست میں قانون ساز کونسل ہو اس وقت کے سوا جب مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں کا اجلاس جاری ہو، کسی وقت مطمئن ہو جائے کہ ایسے حالات موجود ہیں جن کی بناپر اس کے لیے فوری کارروائی کرنا ضروری ہے تو وہ ایسے آرڈیننس جاری کر سکے گا جو اس کو حالات کے لحاظ سے ضروری معلوم ہوں:

بشر طیکہ گورنر، صدر سے ہدایات کے بغیر کوئی ایسا آرڈیننس جاری نہ کرے گا گر-

(الف) کسی ایسے بل کو، جس میں ویسی ہی توضیعات درج ہوں، مجلس قانون ساز میں پیش کرنے کے لیے اس آئین کے تحت صدر کی ماقبل منظوری مطلوب ہو؛ یا

(ب) کسی بل کو، جس میں ویسی ہی توضیعات درج ہوں،وہ صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھنا ضروری تصور کرے؛یا

(ج) کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا کوئی ایکٹ، جس میں ویسی ہی توضیعات درج ہوں، اس آئین کے تحت باطل ہوتا بجز اس کے کہ صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھنے کے بعد اسے صدر کی منظوری حاصل ہوتی۔

(2)اس دفعہ کے تحت جاری کیے ہوئے کسی آرڈیننس کو وہی نفوذ و اثر حاصل ہو گا جو اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایسے ایکٹ کو حاصل ہوتا ہے جس کی گورنر نے منظوری دی ہو لیکن ایسا ہر آرڈیننس —

(الف)اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں یا جہاں اس ریاست میں قانون ساز کونسل ہو دونوں ایوانوں میں پیش ہو گا اور مجلس قانون ساز کے مکرر اجلاس کرنے کے چھ ہفتوں کے منقضی ہو جانے پر یا اگر اس مدت کے منقضی ہونے سے قبل قانون ساز اسمبلی اس کو نامنظور کرتے ہوئے قرار داد منظور کر دے اور قانون ساز کونسل، اگر کوئی ہو، اس سے اتفاق کرے، تو اس قرار داد کے منظور ہونے پر یا، جیسی کہ صورت ہو، اس قرار داد سے کونسل کے اتفاق کرنے پر نافذ العمل نہیں رہے گا؛اور

(ب) گورنر کسی بھی وقت واپس لے سکے گا۔

تشریح:- جب اس ریاست کے، جس میں قانون ساز کونسل ہو، ایوان کے اجلاس مختلف تاریخوں پر مکرر طلب کیے جائیں، تو چھ ہفتوں کی مدت کا شمار اس فقرہ کی اغراض کے لیے ان تاریخوں میں سے بعد کی تاریخ سے ہو گا۔

(3)جب کبھی اور جس حد تک اس دفعہ کے تحت کسی آرڈیننس میں ایسی توضیع ہو، جو اگر اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے اسی ایکٹ میں جس کی گورنر نے منظوری دی ہو، وضع کی جاتی تو جائز نہ ہوتی، تو وہ اس حد تک باطل ہو گا:

بشرطیکہ کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایسے ایکٹ کے اثر سے متعلق جو متوازی فہرست میں مندرجہ کسی امر کی نسبت پارلیمنٹ کے کسی ایکٹ یا کسی موجودہ قانون کے نقیض ہو، اس آئین کی توضیعات کی اغراض کے لیے صدر کی ہدایت کی متابعت میں اس دفعہ کے تحت نافذ کیے ہوئے کسی آرڈیننس کا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا ایک ایسا ایکٹ ہونا متصور ہو گا جو صدر کے غور کے لیے محفوظ کر لیا گیا ہو اور اس نے اس کی منظوری دے دی ہو۔

باب 5
ریاستوں میں عدالت ہائے عالیہ

ریاستوں کے لیے عدالت ہائے عالیہ۔

214- ہر ایک ریاست کے لیے ایک عدالت العالیہ ہو گی۔

عدالت ہائے عالیہ نظیری عدالتیں ہوں گی۔

215- ہر عدالت العالیہ ایک نظیری عدالت ہو گی اور اس کو ایسی عدالت کے جملہ اختیارات، جن میں خود اس کی اپنی توہین کی سزا دینے کا اختیار شامل ہے، حاصل ہوں گے۔

عدالت ہائے عالیہ کی تشکیل۔

216- ہر عدالت العالیہ ایک اعلیٰ جج اور ایسے دیگر ججوں پر مشتمل ہو گی جن کا تقرر کرنا صدر وقتاً فوقتاً ضروری تصور کرے۔

عدالت العالیہ کے جج کا تقرر اور شرائط عہدہ۔

217- (1) عدالت العالیہ کے ہر جج کا تقرر صدر اپنے دستخط اور مہر سے حکم نامے کے ذریعے ☆[دفعہ 124 الف میں مصرحہ قومی عدالتی تقرری کمیشن کی سفارش پر] کرے گا اور زائد یا کار گذار جج اس مدت

☆ آئین (ننانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2014 کی دفعہ 6 کے ذریعہ (13-4-2015 سے) ''بھارت کے اعلیٰ جج، ریاست کے گورنر سے اور اعلیٰ جج کے سوا کسی دوسرے جج کے تقرر کی صورت میں اس عدالت العالیہ کے اعلیٰ جج سے صلاح کے بعد'' الفاظ کے مقام پر رکھا گیا۔ یہ ترمیم سپریم کورٹ ایڈووکیٹس آن ریکارڈ ایسوسی ایشن بنام یونین آف انڈیا اے۔ آئی۔ آر۔ 2016 ایس۔ سی 117 والے معاملے میں سپریم کورٹ کے تاریخ 16 اکتوبر، 2015 کے حکم کے ذریعہ منسوخ کر دی گئی ہے۔

تک جس کی دفعہ 224 میں توضیع ہے اور کوئی دیگر صورت میں باسٹھ سال کی عمر کو پہنچنے تک عہدہ پر فائز رہے گا۔

بشرطیکہ —

(الف) کوئی جج صدر کو موسومہ دستخطی تحریر کے ذریعہ اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا؛

(ب) صدر، کسی جج کو اس کے عہدہ سے اس طریقہ سے علاحدہ کر سکے گا جس کی سپریم کورٹ کے جج کو علاحدہ کرنے کے لیے دفعہ 124 کے فقرہ (4) میں توضیع ہے؛

(ج) صدر کے کسی جج کا سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے تقرر کر دینے یا صدر کے اس کو بھارت کے علاقہ کے اندر کسی دوسری عدالت العالیہ میں تبادلہ کر دینے سے اس جج کا عہدہ خالی ہو جائے گا۔

(2) کوئی شخص عدالت العالیہ کے جج کی حیثیت سے تقرری کا اہل نہ ہو گا تاوقتیکہ وہ بھارت کا شہری نہ ہو اور —

(الف) بھارت کے علاقہ میں کسی عدالتی عہدہ پر کم سے کم دس سال تک فائز نہ رہا ہو؛ یا

(ب) کسی عدالت العالیہ کا یا دو یا دو سے زیادہ ایسی عدالتوں کا کم سے کم متواتر دس سال تک ایڈوکیٹ نہ رہا ہو۔

تشریح:- اس فقرہ کی اغراض کے لیے —

(الف) ایسی مدت کا شمار کرتے وقت جس کے دوران کوئی شخص بھارت کے علاقہ میں کسی عدالتی عہدہ پر فائز رہا ہو، عدالتی عہدہ پر فائز ہونے کے بعد کوئی ایسی مدت بھی شامل کی جائے گی جس کے دوران ایسا شخص کسی عدالت العالیہ کا ایڈوکیٹ رہا ہے یا یونین یا ریاست میں کسی ایسے ٹریبونل کے رکن کے عہدے یا کسی ایسے عہدے پر فائز رہا ہے جس کے لیے خصوصی قانونی علمیت مطلوب ہو؛

(الف الف) اس مدت کا شمار کرتے وقت جس میں کوئی شخص کسی عدالت العالیہ کا ایڈوکیٹ رہا ہو، ایسی ہر مدت شامل کر لی جائے گی جس میں وہ شخص ایڈوکیٹ بننے کے بعد کسی عدالتی عہدہ یا یونین یا ریاست میں کسی ٹریبونل کے رکن کے عہدے یا کسی ایسے عہدے پر فائز رہا ہے جس کے لیے خصوصی قانونی علمیت مطلوب ہو؛

(ب) اس مدت کا شمار کرتے وقت جس میں کوئی شخص بھارت کے علاقہ میں عدالتی عہدہ پر فائز رہا ہو یا کسی عدالت العالیہ کا ایڈوکیٹ رہا ہو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پہلے کی ہر ایسی مدت شامل کر لی جائے گی جس میں وہ کسی ایسے رقبہ میں عدالتی عہدہ پر رہا ہو جو پندرہ اگست، 1947ء سے قبل بھارت میں، جس کی تعریف گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935ء میں کی گئی ہے، شامل تھا یا، جیسی کہ صورت ہو، کسی ایسے رقبہ میں کسی عدالت العالیہ کا ایڈوکیٹ رہا ہو۔

(3) اگر کسی عدالت العالیہ کے جج کی عمر کے بارے میں کوئی سوال پیدا ہو تو صدر، اس سوال کا فیصلہ بھارت کے اعلیٰ جج سے صلاح کے بعد کرے گا اور صدر کا فیصلہ حتمی ہو گا۔

سپریم کورٹ سے متعلق بعض توضیعات کا عدالت ہائے عالیہ پر اطلاق۔

218- سپریم کورٹ کے حوالوں کے بجائے عدالت العالیہ کے حوالے قائم کر کے دفعہ 124 کے فقرات (4) و (5) کی توضیعات کا اطلاق کسی عدالت العالیہ کے تعلق سے ویسا ہی ہو گا جیسا کہ ان کا اطلاق سپریم کورٹ کے تعلق سے ہوتا ہے۔

عدالت ہائے عالیہ کے ججوں کا حلف یا اقرار صالح۔

219- ہر شخص جس کا تقرر عدالت العالیہ کے جج کی حیثیت سے کیا گیا ہو اپنا کام شروع کرنے سے پہلے ریاست کے گورنر یا کسی ایسے شخص کے روبرو جس کا گورنر اس بارے میں تقرر کرے، اس نمونہ کے مطابق جو اس غرض سے تیسرے فہرست بند میں دیا گیا ہے، حلف لے گا یا اقرار صالح کرے گا اور اس پر دستخط کرے گا۔

مستقل جج رہنے کے بعد وکالت کرنے پر پابندی۔

220- کوئی شخص جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے بعد عدالت العالیہ کے مستقل جج کی حیثیت سے عہدہ پر فائز رہ چکا ہو سوائے سپریم کورٹ اور دیگر عدالت ہائے عالیہ کے بھارت میں کسی عدالت میں یا کسی حاکم کے روبرو وکالت یا پیروی نہ کرے گا۔

تشریح:-اس دفعہ میں اصطلاح ''عدالت العالیہ'' میں ایسی ریاست کی عدالت العالیہ شامل نہیں ہے جس کی صراحت پہلے فہرست بند کے حصہ ب میں تھی جیسا کہ وہ آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956ء کی تاریخ نفاذ سے قبل تھا۔

ججوں کی یافت وغیرہ۔

221 -ہر ایک عدالت العالیہ کے ججوں کو اتنی یافت دی جائے گی جس کا تعین پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ کرے اور جب تک اس تئیں اس طرح کی توضیع نہیں کی جاتی تب تک ایسی یافتیں دی جائیں گی جن کی دوسرے فہرست بند میں صراحت کی گئی ہے۔

(2) ہر جج ایسے الاؤنس اور رخصت غیر حاضری اور پنشن کی بابت ایسے حقوق کا، جن کا پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون سے یا اس کے تحت وقتاً فوقتاً تعین کیا جائے اور اس طرح تعین ہونے تک ایسے الاؤنس اور حقوق کا مستحق ہو گا جن کی صراحت دوسرے فہرست بند میں کی گئی ہے:

بشرطیکہ کسی جج کے نہ تو الاؤنس میں اور نہ رخصت غیر حاضری یا پنشن کی بابت اس کے حقوق میں اس کے تقرر کے بعد ایسی ردّوبدل کی جائے گی جو اس کے لیے ناموافق ہو۔

کسی جج کا ایک عدالت العالیہ سے دوسری عدالت العالیہ میں تبادلہ۔

222 -(1) صدر، ☆[دفعہ 124 الف میں مصرحہ قومی عدالتی تقرری کمیشن کی سفارش پر] کسی جج کا تبادلہ ایک عدالت العالیہ سے

☆ آئین (ننانوےویں ترمیم) ایکٹ، 2014 کی دفعہ 2 کے ذریعہ (13-4-2015 سے) ''بھارت کے اعلیٰ جج سے صلاح کے بعد'' الفاظ کے مقام پر رکھا گیا۔ یہ ترمیم سپریم کورٹ ایڈوو کیٹس آن ریکارڈ ایسوسی ایشن بنام یونین آف انڈیا اے۔ آئی۔ آر۔ 2016 ایس۔ سی 117 والے معاملے میں سپریم کورٹ کے تاریخ 16 اکتوبر، 2015 کے حکم کے ذریعہ منسوخ کر دی گئی ہے۔

کسی دوسری عدالت العالیہ میں کر سکے گا۔

(2) جب کسی جج کا اس طرح تبادلہ کر دیا گیا ہو یا کیا جائے تو وہ اس مدت کے دوران جس میں اس نے آئین (پندرہویں ترمیم) ایکٹ، 1963 کی تاریخ نفاذ کے بعد دوسری عدالت العالیہ کے جج کی حیثیت سے خدمت انجام دی ہو، اپنی یافت کے علاوہ ایسا معاوضہ الاؤنس پانے کا مستحق ہو گا جس کا تعین پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ کرے اور ایسا تعین ہونے تک ایسا معاوضہ الاؤنس پانے کا مستحق ہو گا جو صدر بذریعہ حکم مقرر کرے۔

کار گذار اعلیٰ ججوں کا تقرر۔

223 - جب کسی عدالت العالیہ کے اعلیٰ جج کا عہدہ خالی ہو یا جب کوئی ایسا اعلیٰ جج بوجہ غیر حاضری یا دیگر طور پر اپنے عہدہ کے فرائض انجام دینے کے قابل نہ ہو تو اس عہدہ کے فرائض عدالت کے دوسرے ججوں میں سے ایک ایسا جج انجام دے گا جس کا صدر اس غرض سے تقرر کرے۔

زائد اور کار گذار ججوں کا تقرر۔

224 - (1) اگر کسی عدالت العالیہ کے کام میں عارضی اضافہ یا اس میں کام کے بقایا کی وجہ سے صدر کو یہ معلوم ہو کہ اس عدالت کے ججوں کی تعداد میں فی الوقت اضافہ کرنا چاہئے تو صدر ☆[قومی عدالتی تقرری کمیشن کے مشورے سے] باضابطہ اہلیت رکھنے والے اشخاص کا تقرر اس عدالت کے زائد ججوں کی حیثیت سے ایسی مدت کے لیے کر سکے گا جو دو سال سے متجاوز نہ ہو اور جس کی وہ صراحت کرے۔

(2) جب عدالت العالیہ کے اعلیٰ جج کے سوا کوئی دوسرا جج بوجہ غیر حاضری یا دیگر طور پر اپنے عہدہ کے فرائض انجام دینے کے

☆ آئین (ننانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2014 کی دفعہ 8 کے ذریعہ (13-4-2015 سے) ''تو صدر'' الفاظ کے بعد شامل کیا گیا۔ یہ ترمیم سپریم کورٹ ایڈووکیٹس آن ریکارڈ ایسوسی ایشن بنام یونین آف انڈیا اے۔ آئی۔ آر۔ 2016 ایس۔ سی 117 والے معاملے میں سپریم کورٹ کے تاریخ 16 اکتوبر، 2015 کے حکم کے ذریعہ منسوخ کر دی گئی ہے۔

قابل نہ ہو یا اعلیٰ جج کی حیثیت سے عارضی طور پر کام کرنے کے لیے اس کا تقرر ہو تو صدر،[1] [قومی عدالتی تقرری کمیشن کے مشورے سے،] کسی باضابطہ اہلیت رکھنے والے شخص کا تقرر مستقل جج کے اپنے کام پر واپس آنے تک اس عدالت کے جج کی حیثیت سے کام کرنے کے لیے کر سکے گا۔

(3) کوئی شخص جس کا عدالت العالیہ کے زائد یا کارگذار جج کی حیثیت سے تقرر ہو باسٹھ سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد عہدہ پر فائز نہ رہے گا۔

پینشن یافتہ ججوں کا عدالت ہائے عالیہ کے اجلاسوں کے لیے تقرر۔

224الف-اس باب میں کسی امر کے باوجود،[2] [قومی عدالتی تقرری کمیشن، اسے کسی ریاست کی عدالت العالیہ کے اعلیٰ جج کے ذریعہ استصواب کیے جانے پر] صدر کی ماقبل منظوری سے کسی شخص سے جو اس عدالت یا کسی اور عدالت العالیہ کے جج کے عہدہ پر فائز رہا ہو، اس ریاست کی عدالت العالیہ کے جج کی حیثیت سے اجلاس کرنے اور کام کرنے کی استدعا کر سکے گا اور ہر ایسا شخص جس سے استدعا کی جائے، اس طرح اجلاس کرنے اور کام کرنے کے عرصہ میں ان الاؤنسوں کا مستحق ہو گا جن کا صدر، بذریعہ حکم تعین کرے

---

[1] آئین (ننانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2014 کی دفعہ 8 کے ذریعہ (13-4-2015 سے) ''تو صدر'' الفاظ کے بعد شامل کیا گیا۔ یہ ترمیم سپریم کورٹ ایڈووکیٹس آن ریکارڈ ایسوسی ایشن بنام یونین آف انڈیا اے۔ آئی۔ آر۔2016 ایس۔ سی 117 والے معاملے میں سپریم کورٹ کے تاریخ 16 اکتوبر، 2015 کے حکم کے ذریعہ منسوخ کر دی گئی ہے۔

[2] آئین (ننانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2014 کی دفعہ 9 کے ذریعہ (13-4-2015 سے) ''کسی ریاست کی عدالت العالیہ کا اعلیٰ جج کی وقت'' الفاظ کے مقام پر رکھا گیا۔ یہ ترمیم سپریم کورٹ ایڈووکیٹس آن ریکارڈ ایسوسی ایشن بنام یونین آف انڈیا اے۔ آئی۔ آر۔2016 ایس۔ سی 117 والے معاملے میں سپریم کورٹ کے تاریخ 16 اکتوبر، 2015 کے حکم کے ذریعہ منسوخ کر دی گئی ہے۔

اور اس کو اس عدالت العالیہ کے جج کے تمام اختیار سماعت، اختیارات اور مراعات حاصل ہوں گے لیکن اس کا دیگر طور پر عدالت العالیہ کا جج ہونا متصور نہ ہو گا:

بشرطیکہ اس دفعہ میں کسی امر سے کسی ایسے شخص کو جس کا اوپر ذکر ہے عدالت العالیہ کے جج کی حیثیت سے اجلاس کرنے اور کام کرنے کا حکم دینا متصور نہ ہو گا بجز اس کے کہ وہ ایسا کرنے پر راضی ہو۔

موجودہ عدالت ہائے عالیہ کا اختیار سماعت۔

225- اس آئین کی توضیعات اور اس آئین کے ذریعہ متعلقہ مجلس قانون ساز کو عطا کیے گیے اختیارات کی رو سے بنائے گیے اس کے کسی قانون کی توضیعات کے تابع کسی موجودہ عدالت العالیہ کا اختیار سماعت اور اس میں نافذ العمل قانون نیز اس عدالت میں عدل گستری سے متعلق اس کے ججوں کے اپنے اپنے اختیارات جن میں عدالت کے قواعد بنانے اور عدالت اور اس کے ارکان کے منفردہ یا متفقہ جلسوں کو منضبط کرنے کا کوئی اختیار شامل ہے، وہی ہوں گے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل تھے:

بشرطیکہ کوئی پابندی جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل مال گذاری سے متعلق یا کسی ایسے فعل سے متعلق کسی امر کی بابت جس کے کرنے کا اس کے وصول کرنے میں حکم دیا گیا ہو یا کیا گیا ہو، عدالت ہائے عالیہ میں سے کسی عدالت العالیہ کے ابتدائی اختیار سماعت کے استعمال پر عائد تھی ایسے اختیار سماعت کے استعمال پر آئندہ عائد نہ رہے گی۔

عدالت ہائے عالیہ کو بعض رٹ اجرا کرنے کا اختیار۔

226-(1) دفعہ 32 میں کسی امر کے باوجود، ہر عدالت العالیہ کو ان علاقوں کے طول و عرض میں جن کی بابت وہ اختیار سماعت استعمال کرتی ہو ان علاقوں کے اندر کسی شخص یا حاکم کو جس میں مناسب صورتوں میں کوئی حکومت شامل ہے، حصہ 3 کے عطا کیے ہوئے حقوق میں سے کسی کے نفاذ یا کسی دیگر غرض سے

ہدایات ، احکام یا رٹ جس میں رٹ حاضری ملزم، رٹ تاکیدی، رٹ امتناعی، رٹ اظہار اختیار اور طلبی مسل کی نوعیت کی رٹ شامل ہیں یا ان میں سے کوئی رٹ اجرا کرنے کے اختیارات حاصل ہوں گے۔

(2) کسی حکومت، حاکم یا شخص کو ہدایات، احکام یا رٹ اجرا کرنے کا فقرہ (1) سے عطا کیا ہوا اختیار کوئی ایسی عدالت العالیہ بھی استعمال کر سکے گی جو ان علاقوں کے تعلق سے اختیار سماعت استعمال کرتی ہو جن کے اندر ایسے اختیار کو استعمال کرنے کے لیے بنائے دعویٰ کلی یا جزوی طور پر پیدا ہو باوجود اس کے کہ ایسی حکومت یا حاکم کا مرکز یا ایسے شخص کی سکونت ان علاقوں کے اندر نہ ہو۔

(3) جب کوئی ایسا فریق جس کے خلاف کوئی عبوری حکم خواہ وہ امتناعی حکم یا حکم التوا یا کسی دیگر طریقے پر یا فقرہ (1) کے تحت کسی درخواست سے متعلق کسی کارروائی میں —

(الف) مذکورہ فریق کو ایسی درخواست اور ایسے عبوری حکم کی تائید میں جملہ دستاویزات کی نقول فراہم کیے بغیر؛اور

(ب) ایسے فریق کو سننے کا موقعہ دیئے بغیر صادر کیا گیا ہو، مذکورہ حکم کی منسوخی کے لیے عدالت العالیہ کو درخواست پیش کرے اور ایسے فریق کو جس کے حق میں یہ حکم صادر کیا گیا ہو یا اس فریق کے وکیل کو اس درخواست کی ایک نقل پیش کرنے پر عدالت العالیہ درخواست موصول ہونے کی تاریخ سے یا ایسی تاریخ سے جس پر درخواست کی نقل دی گئی، جو بھی بعد والی تاریخ ہو، دو ہفتوں کے اندر درخواست پر فیصلہ صادر کرے گی یا جب عدالت العالیہ اس مدت کے آخری دن بند ہو تو اس کے بعد اگلے دن کے اختتام سے پہلے جب عدالت العالیہ کھلی ہو فیصلہ دے گی اور اگر

ایسی درخواست پر فیصلہ نہ دیا جائے تو اس مدت کے ختم ہونے پر یا مذکورہ اگلا دن ختم ہونے پر، جیسی کہ صورت ہو، عبوری حکم منسوخ تصور ہو گا۔

(4) اس دفعہ سے کسی عدالت العالیہ کو عطا کیے ہوئے اختیار سے دفعہ 32 کے فقرہ (2) سے سپریم کورٹ کو عطا کیے ہوئے اختیار میں کمی نہ ہو گی۔

226 الف۔ آئین (تینتالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1977 کی دفعہ 8 کے ذریعہ (13.4.1978) سے حذف۔

عدالت العالیہ کا جملہ عدالتوں پر نگرانی کا اختیار۔

227- (1) ہر عدالت العالیہ کی ان سارے علاقوں کے طول و عرض میں جن کی بابت وہ اختیار سماعت استعمال کرتی ہو، سب عدالتوں اور ٹریبونل پر نگرانی رہے گی۔

(2) متذکرہ بالا حکم کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر عدالت العالیہ —

(الف) ایسی عدالتوں سے رپورٹ طلب کر سکے گی؛

(ب) عام قواعد بنا سکے گی اور اجرا کر سکے گی اور ایسی عدالتوں کے طریق کار اور ان کی کارروائی کو منضبط کرنے کے لیے نمونے مقرر کر سکے گی؛ اور

(ج) ایسے نمونے مقرر کر سکے گی جن کے مطابق ایسی عدالتوں کے عہدہ دار رجسٹر، اندراجات اور حسابات رکھیں گے۔

(3) عدالت العالیہ ان فیسوں کے جدول بھی طے کر سکے گی جو ایسی عدالتوں کے شیرف اور تمام اہلکاروں اور عہدہ داروں اور ان میں وکالت کرنے والے اٹارنیوں، ایڈوکیٹوں اور وکیلوں کو دیئے جائیں گے:

بشرطیکہ فقرہ (2) یا فقرہ (3) کے تحت بنائے ہوئے قواعد، مقررہ نمونے یا طے کئے ہوئے جدول نافذ الوقت کسی قانون کی

کسی توضیع کے متناقص نہ ہوں گے اور ان کے لیے گورنر کی ماقبل منظوری لازمی ہو گی۔

(4)اس دفعہ کے کسی امر سے مسلح افواج کی نسبت کسی قانون کے ذریعے یا اس کے تحت قائم کی ہوئی کسی عدالت یا ٹریبونل پر نگرانی کے اختیارات کا کسی عدالت العالیہ کو عطا کیا جانا متصور نہ ہو گا۔

بعض مقدمات کی عدالت العالیہ میں منتقلی۔

228 - اگر عدالت العالیہ مطمئن ہو جائے کہ اس کے ماتحت کسی عدالت میں زیر غور کسی مقدمہ میں اس آئین کی تعبیر کے متعلق کوئی اہم قانونی مسئلہ پیدا ہوتا ہے جس کا طے کرنا اس مقدمہ کے تصفیہ کے لیے ضروری ہے تو عدالت العالیہ اس مقدمہ کو اس عدالت سے واپس لے گی اور اس کو اختیار ہو گا کہ -

(الف) خواہ اس مقدمہ کا خود ہی تصفیہ کرے؛یا

(ب)اس قانونی مسئلہ کو طے کر کے اس عدالت کو جس سے وہ مقدمہ اس طرح واپس لیا گیا ہو ایسے مسئلہ پر اپنے فیصلہ کی نقل کے ساتھ واپس کرے اور اس کے ملنے پر وہ عدالت اس مقدمہ کا، عدالت العالیہ کے اس فیصلہ کے مطابق تصفیہ کرنے کے لیے کارروائی کرے گی۔

228 الف ۔ آئین (تینتالیسویں ترمیم) ایکٹ،1977 کی دفعہ 10 کے ذریعہ (13.4.1978) سے حذف۔

عدالت ہائے عالیہ کے عہدہ دار اور ملازمین اور مصارف۔

229 -(1) کسی عدالت العالیہ کے عہدہ دار اور ملازمین کے تقررات عدالت العالیہ کا اعلیٰ جج یا اس عدالت کا ایسا دیگر جج یا عہدہ دار کرے گا جس کو وہ ہدایت کرے:

بشرطیکہ ریاست کا گورنر قواعد کے ذریعہ محکوم کر سکے گا کہ ایسی صورتوں میں جن کی صراحت قواعد میں کی جائے کسی ایسے شخص کا جو پہلے ہی سے اس عدالت سے متعلق نہ ہو اس عدالت سے متعلق کسی

عہدہ پر، سوائے اس کے کہ تقرر ریاستی پبلک سروس کمیشن سے مشورہ کے بعد ہو، تقرر نہ کیا جائے۔

(2) ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع ، کسی عدالت العالیہ کے عہدہ داروں اور ملازمین کی شرائط ملازمت ایسی ہوں گی جو اس عدالت کا اعلیٰ جج یا اس عدالت کا کوئی دیگر جج یا عہدہ دار، جس کو اعلیٰ جج اس غرض سے قواعد بنانے کا مجاز کرے، قواعد کے ذریعہ مقرر کرے:

بشرطیکہ اس فقرہ کے تحت بنائے ہوئے قواعد کے لیے جہاں تک کہ وہ یافت، الاؤنس، رخصت یا پینشن سے متعلق ہوں، اس ریاست کے گورنر کی منظوری لازمی ہو گی۔

(3) کسی عدالت العالیہ کے مصارف انتظامی کا بار جن میں اس عدالت کے عہدہ داروں اور ملازموں کو یا ان کی بابت واجب الادا تمام یافت، الاؤنس اور پینشن شامل ہیں، ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہو گا اور اس عدالت کی لی ہوئی فیس یا دیگر رقوم اس فنڈ کا جز ہوں گی۔

عدالت العالیہ کے اختیار سماعت کی یونین علاقہ تک توسیع۔

230 -(1) پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ کسی عدالت العالیہ کے اختیار سماعت کی توضیع کسی یونین علاقہ تک کر سکے گی یا اس سے کسی عدالت العالیہ کے اختیار سماعت کو خارج کر سکے گی۔

(2) جہاں کسی ریاست کی عدالت العالیہ کسی یونین علاقہ کے تعلق سے اختیار سماعت استعمال کرتی ہو، ---

(الف) اس آئین کے کسی امر کی یہ تعبیر نہ کی جائے گی کہ اس سے اس ریاست کی مجلس قانون ساز کو اختیار سماعت کے بڑھانے، محدود کرنے یا برخاست کرنے کا اختیار دیا گیا ہے؛ اور

(ب) دفعہ 227 میں گورنر کے حوالہ کی اس علاقہ میں ماتحت

عدالتوں کے لیے قواعد، نمونوں یا جدولوں کے تعلق سے یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ صدر کا حوالہ ہے۔

دو یا زیادہ ریاستوں کے لیے مشترکہ عدالت العالیہ کا قیام۔

231 -(1) اس باب کی ما قبل توضیعات میں مندرجہ کسی امر کے باوجود، پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ دو یا زیادہ ریاستوں کے لیے یا دو یا زیادہ ریاستوں اور کسی یونین علاقہ کے لیے ایک مشترکہ عدالت العالیہ قائم کر سکے گی۔

(2) کسی ایسی عدالت العالیہ کے تعلق سے، —

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(ب) دفعہ 227 میں گورنر کے حوالہ کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ ماتحت عدالتوں کے لیے قواعد، نمونوں اور جدولوں کے تعلق سے اس ریاست کے گورنر کا حوالہ ہے جس میں وہ ماتحت عدالتیں واقع ہیں؛ اور

(ج) دفعات 219 اور 229 میں ریاست کے حوالوں کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ اس ریاست کا حوالہ ہیں جس میں اس عدالت العالیہ کا صدر مرکز ہے:

بشرطیکہ اگر ایسا صدر مرکز کسی یونین علاقہ میں ہو تو دفعات 219 اور 229 میں ریاست کے گورنر، پبلک سروس کمیشن، مجلس

☆ آئین (ننانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2014 کی دفعہ 10 کے ذریعہ (13-4-2015 سے) فقرہ (2) کا ذیلی فقرہ (الف) حذف کیا گیا۔ یہ ترمیم سپریم کورٹ ایڈوکیٹس آن ریکارڈ ایسوسی ایشن بنام یونین آف انڈیا اے۔ آئی۔ آر۔ 2016 ایس۔ سی۔ 117 والے معاملے میں سپریم کورٹ کے تاریخ 16 اکتوبر 2015، کے حکم کے ذریعہ منسوخ کر دی گئی ہے۔ ترمیم کے قبل ذیلی فقرہ (الف) مندرجہ ذیل تھا:

"(الف) دفعہ 217 میں ریاست کے گورنر کے حوالہ کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ ان سب ریاستوں کے گورنروں کا حوالہ ہے جن کی بابت عدالت العالیہ اختیار سماعت استعمال کرتی ہے"۔

قانون ساز اور مجتمعہ فنڈ کے حوالوں کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ ''ترتیب وار'' صدر، یونین پبلک سروس کمیشن، پارلیمنٹ اور بھارت کے مجتمعہ فنڈ کے حوالے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

باب 6

ماتحت عدالتیں

ضلع ججوں کا تقرر۔

233-(1) کسی ریاست میں اس ریاست کا گورنر ایسی ریاست سے متعلق اختیار سماعت استعمال کرنے والی عدالت العالیہ کے مشورے سے ضلع جج کی حیثیت سے اشخاص کا تقرر اور تعیناتی کرے گا اور ان کو ترقی دے گا۔

(2) کوئی شخص جو پہلے ہی سے یونین یا اس ریاست کی ملازمت میں نہ ہو صرف اس صورت میں ضلع جج کی حیثیت سے تقرر کا اہل ہو گا جب وہ کم سے کم سات سال تک ایڈوکیٹ یا وکیل رہا ہو اور عدالت العالیہ اس کے تقرر کی سفارش کرے۔

بعض ضلع ججوں کے تقررات اور ان کے دیئے ہوئے فیصلوں وغیرہ کا جواز۔

233 الف- کسی عدالت کے کسی فیصلہ، ڈگری یا حکم کے باوجود —

(الف) (i) کسی شخص کا جو پہلے ہی سے کسی ریاست کی عدلیہ کی ملازمت میں ہو یا کسی شخص کا جو کم سے کم سات سال تک ایڈوکیٹ یا وکیل رہا ہو اس ریاست کے ضلع جج کی حیثیت سے تقرر کیا جانا، اور

(ii) کسی ایسے شخص کی ضلع جج کی حیثیت سے تعیناتی، ترقی یا تبادلہ کیا جانا،

جو آئین (بیسویں ترمیم) ایکٹ، 1966ء کی تاریخ نفاذ سے پہلے کسی وقت دفعہ 233 یا دفعہ 235 کی توضیعات کی مطابقت کے سوا دیگر

طور پر ہو، محض اس واقعہ کی وجہ سے کہ ایسا تقرر، تعیناتی، ترقی یا تبادلہ مذکورہ توضیعات کے مطابق نہیں ہوا تھا، ناجائز یا کالعدم ہونا یا کبھی بھی ناجائز یا کالعدم ہو جانا متصور نہ ہو گا؛

(ب) کسی ایسے شخص کی جانب سے یا اس کے روبرو جس کا دفعہ 233 یا دفعہ 235 کی توضیعات کی مطابقت کے سوا دیگر طور پر کسی ریاست میں ضلع جج کی حیثیت سے تقرر، تعیناتی، ترقی یا تبادلہ ہوا ہو، آئین (بیسویں ترمیم) ایکٹ، 1966ء کی تاریخ نفاذ سے قبل استعمال کیے ہوئے کسی اختیار سماعت یا صادر شدہ یا مرتبہ کسی فیصلہ، ڈگری، حکم سزا یا حکم یا کیے ہوئے کسی دوسرے فعل یا کی ہوئی کسی کارروائی کا محض اس واقعہ کی وجہ سے کہ ایسا تقرر، تعیناتی، ترقی یا تبادلہ مذکورہ توضیعات کے مطابق نہیں ہوا تھا، ناجائز یا باطل ہونا یا کبھی بھی ناجائز یا باطل ہونا متصور نہ ہو گا۔

عدلیہ کی ملازمت میں ضلع جج کے سوا دیگر اشخاص کی بھرتی۔

234- کسی ریاست کی عدلیہ کی ملازمت میں ضلع ججوں کے سوا دیگر اشخاص کے تقررات، اس ریاست کا گورنر، ریاستی پبلک سروس کمیشن اور ایسی ریاست کے تعلق سے اختیار سماعت استعمال کرنے والی عدالت العالیہ سے مشورے کے بعد اس بارے میں اس کے بنائے ہوئے قواعد کے مطابق کرے گا۔

ماتحت عدالتوں پر نگرانی۔

235- ضلع عدالتوں اور ان کی ماتحت عدالتوں پر نگرانی جس میں کسی ریاست کی عدلیہ کی ملازمت کرنے والے اور ضلع جج سے کم تر عہدہ کے اشخاص کی تعیناتی، ترقی اور رخصت کی منظوری شامل ہیں، عدالت العالیہ میں مرکوز ہو گی لیکن اس دفعہ کے کسی امر کی یہ تعبیر نہ کی جائے گی کہ کسی ایسے شخص سے اس کا اپیل کا کوئی حق جو اسے اس کی شرائط ملازمت منضبط کرنے والے کسی قانون کے تحت حاصل ہو، چھین لیا گیا ہے یا عدالت العالیہ کو مجاز کیا گیا ہے کہ وہ اس کے ساتھ اس کے سوا، جو ایسے قانون کے تحت مقررہ

شرائط ملازمت کے مطابق ہو، دیگر طور پر برتاؤ کرے۔

تعبیر۔ 236 - اس باب میں —

(الف) اصطلاح ”ضلع جج“ میں کسی شہر کی عدالت دیوانی کا جج، زائد ضلع جج، شریک ضلع جج، مددگار ضلع جج، عدالت خفیفہ کا صدر جج، صدر پریزیڈنسی مجسٹریٹ، زائد صدر پریزیڈنسی مجسٹریٹ، سیشن جج، زائد سیشن جج اور مددگار سیشن جج شامل ہیں؛

(ب) اصطلاح ”عدلیہ کی ملازمت“ سے کوئی ایسی ملازمت مراد ہے جو بالکلیہ ایسے اشخاص پر مشتمل ہو جن سے ضلع جج کے عہدہ اور ضلع جج کے عہدے سے کمتر اور عدلیہ کے دیگر دیوانی عہدوں کو پر کرنا مقصود ہو۔

بعض درجہ یا درجوں کے مجسٹریٹوں پر اس باب کی توضیعات کا اطلاق۔ 237 - گورنر، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ہدایت کر سکے گا کہ اس باب کی متذکرہ بالا توضیعات اور ان کے تحت بنائے ہوئے قواعد کا اطلاق اس تاریخ سے، جو وہ اس بارے میں مقرر کرے، اس ریاست کے کسی درجہ یا درجوں کے مجسٹریٹوں کے تعلق سے ان مستثنیات اور ترمیمات کے ساتھ، جن کی صراحت اطلاع نامہ میں ہو، ویسا ہی ہو گا جیسا کہ ان کا اطلاق ان اشخاص کے تعلق سے ہوتا ہے جن کا تقرر اس ریاست کی عدلیہ کی ملازمت میں کیا گیا ہو۔

حصہ 7 (حذف)

آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956 کی دفعہ 29 اور فہرست بند کے ذریعہ۔

حصہ 8

یونین علاقے

یونین علاقوں کا نظم ونسق۔

239-(1) سوائے اس کے کہ پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع کرے، ہر یونین علاقہ کا نظم ونسق صدر، اس حد تک جو وہ مناسب خیال کرے، کسی ایسے ناظم الامور کے ذریعہ کرے گا جس کا تقرر وہ عہدہ کے نام کی صراحت کے ساتھ کرے گا۔

(2) حصہ 6 میں مندرجہ کسی امر کے باوجود، صدر کسی ریاست کے گورنر کا تقرر کسی مماثل یونین علاقہ کے ناظم الامور کی حیثیت سے کرسکے گا اور جب گورنر کا اس طرح تقرر کیا جائے تو وہ ایسے ناظم الامور کی حیثیت سے اپنے کارہائے منصبی اپنے وزیروں کی کونسل سے آزادانہ طور پر انجام دے گا۔

بعض یونین علاقوں کے لیے مقامی مجلس قانون ساز یا وزیروں کی کونسل یا دونوں کا بنایا جانا۔

239 الف-(1) پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ پڈوچیری یونین علاقہ کے لیے —

(الف) اس یونین علاقہ کی بابت مجلس قانون ساز کی حیثیت سے کام کرنے کی غرض سے ایک جماعت، خواہ اس کا انتخاب ہو یا وہ جزوی طور پر نامزد اور جزوی طور پر منتخب ہو، یا

(ب) وزیروں کی کونسل،

یا دونوں بنا سکے گی جن کی تشکیل، اختیارات اور کارہائے منصبی ہر ایک صورت میں ایسے ہوں گے جو قانون میں مصرحہ ہوں۔

(2) فقرہ (1) میں محولہ کسی قانون کا دفعہ 368 کی اغراض کے لیے اس آئین کی ترمیم ہونا متصور نہ ہو گا باوجود اس کے کہ اس میں کوئی ایسی توضیع درج ہو جس سے اس آئین کی ترمیم ہوتی ہو یا جو اس کی ترمیم کا اثر رکھتی ہو۔

دہلی کے متعلق خصوصی توضیعات۔

239الف الف۔ (1) آئین (انہترویں ترمیم) ایکٹ، 1991 کی ابتدا سے یونین علاقہ دہلی کو دہلی قومی راجدھانی علاقہ (جسے اس حصے میں اس کے بعد قومی راجدھانی علاقہ کہا گیا ہے) کہا جائے گا اور دفعہ 239 کے تحت مقرر اس کے ناظم کے عہدے کا نام لیفٹننٹ گورنر ہو گا۔

(2) (الف) قومی راجدھانی علاقہ کے لیے ایک قانون ساز اسمبلی ہو گی اور قومی راجدھانی علاقہ کے علاقائی چناؤ حلقوں سے راست انتخاب کے ذریعہ منتخب ارکان سے اس قانون ساز اسمبلی کی نشستیں پر کی جائیں گی؛

(ب) قانون ساز اسمبلی میں نشستوں کی کل تعداد درج فہرست ذاتوں کے لیے محفوظ نشستوں کی تعداد، قومی راجدھانی علاقہ کے علاقائی انتخابی حلقوں میں تقسیم (جس میں ایسی تقسیم کی بنیاد شامل ہے) اور قانون ساز اسمبلی کے کام کاج سے متعلق سبھی دوسرے معاملات کا طریق کار پارلیمنٹ کے ذریعہ بنائے گئے قانون سے متعین ہو گا؛

(ج) دفعہ 324 سے دفعہ 327 اور دفعہ 329 کی توضیعات قومی راجدھانی علاقہ، قومی راجدھانی علاقہ کی قانون ساز اسمبلی اور اس کے ارکان کے متعلق اسی طرح لاگو ہوں گی جس طرح وہ کسی ریاست، کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی اور اس کے ارکان کے متعلق لاگو

ہوتی ہیں اور دفعہ 326 اور دفعہ 329 میں محولہ ''مناسب مجلس قانون ساز'' کے بارے میں یہ مقصود ہو گا کہ وہ پارلیمنٹ کے لیے ہے۔

(3)(الف) اس آئین کی توضیعات کے تحت قانون ساز اسمبلی کو ریاستی فہرست کے اندراج 1 ،اندراج 2 اور اندراج 18 سے اور اس فہرست کے اندراج 64، اندراج 65 اور اندراج 66 سے، جہاں تک ان کا تعلق مندرجہ بالا اندراج 1، اندراج 2 اور اندراج 18 سے ہے، متعلقہ معاملات سے مختلف ریاستی فہرست میں یا متوازی فہرست میں درج کسی بھی معاملے کے متعلق جہاں تک ایسا کوئی معاملہ یونین علاقوں کو لاگو ہے، پوری قومی راجدھانی علاقہ یا اس کے کسی حصے کے لیے قانون بنانے کا اختیار ہو گا۔

(ب) ذیلی فقرہ (الف) کی کسی بات سے یونین علاقہ یا اس کے کسی حصہ کے لیے کسی بھی معاملے کے متعلق اس آئین کے تحت قانون بنانے کے پارلیمنٹ کے اختیار میں کوئی کمی نہیں ہو گی۔

(ج) اگر قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ کسی معاملے کے متعلق بنائے گئے قانون کی کوئی توضیع پارلیمنٹ کے ذریعہ اس معاملے کے متعلق بنائے گئے قانون کے، خواہ وہ قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ بنائے گئے قانون سے پہلے یا اس کے بعد میں منظور ہوئے ہوں یا کسی سابق قانون کے جو قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ بنائے گئے قانون سے مختلف ہے، کسی توضیع کے متضاد ہے تو دونوں صورتوں میں، جو بھی صورت ہو، پارلیمنٹ کے ذریعہ بنائے گئے قانون یا پہلے سے چلے آرہے قانون کو ترجیح حاصل ہو گی اور قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ بنائے گئے قانون اس تضاد کی حد تک کالعدم ہوں گے:

بشر طیکہ اگر قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ بنائے گئے کسی ایسے قانون کو صدر کے سامنے غور کرنے کی غرض سے محفوظ رکھا گیا اور اس پر ان کی منظوری مل گئی تو ایسا قانون قومی راجدھانی میں نافذ ہو گا:

مزید شرط یہ ہے کہ اس ذیلی فقرہ کا کوئی امر پارلیمنٹ کو اسی معاملے میں کوئی قانون، جس میں ایسے قانون ہیں جو قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ اس طرح بنائے گئے قانون میں ترمیم، اضافہ، تبدیلی یا حذف کرتے ہوں، کسی بھی وقت بنانے میں رکاوٹ نہیں بنے گا۔

(4) لیفٹننٹ گورنر کو اس کے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں معاونت اور مشورہ دینے کے لئے سوائے اسکے کہ جہاں اسے کسی قانون میں یا اس کے تحت اپنے اختیار تمیزی سے انجام دینا لازم ہو، ان معاملات کے متعلق جن کی بابت قانون ساز اسمبلی کو قانون بنانے کا اختیار حاصل ہے، ایک وزارتی کونسل ہو گی جو قانون ساز اسمبلی کے کل ارکان کی تعداد کے زیادہ سے زیادہ دس فیصد ارکان سے مل کر بنے گی جس کا سربراہ وزیر اعلیٰ ہو گا:

بشرطیکہ لیفٹننٹ گورنر اور اس کے وزیروں کے درمیان کسی معاملے میں اختلاف رائے کی صورت میں لیفٹننٹ گورنر اسے صدر کو فیصلے کے لیے بھیجنے کی ہدایت کرے گا اور صدر کے ذریعہ اس پر لیے گئے فیصلے کے مطابق کام کرے گا اور ایسا فیصلہ ہونے تک لیفٹننٹ گورنر کسی ایسے معاملے میں جہاں وہ معاملہ اس کی رائے میں اتنا ضروری ہو کہ اس کی وجہ سے فوراً کارروائی کرنا ضروری ہے، وہاں اس معاملے میں ایسی کارروائی کرنے یا ایسی ہدایت دینے کے لیے جو وہ ضروری سمجھے، مجاز ہو گا۔

(5) وزیر اعلیٰ کی تقرری صدر کریں گے اور دوسرے وزیروں کی تقرری وزیر اعلیٰ کے مشورے پر صدر کریں گے اور وزراء صدر کی خوشنودی تک اپنے عہدے پر برقرار رہیں گے۔

(6) وزیروں کی کونسل قانون ساز اسمبلی کو اجتماعی طور سے جواب دہ ہو گی۔

(7)(الف) پارلیمنٹ، گزشتہ فقروں کی توضیعات کو مؤثر کرنے کے لئے یا ان میں مندرج توضیعات کی تکمیل کے لیے اور ان کے ضمنی اور

نتیجی سبھی معاملات کے لیے، قانون کے ذریعہ، توضیع کر سکے گی؛

(ب)(ذیلی فقرہ (الف) میں محولہ قانون کو دفعہ 368 کے مقاصد کے لیے اس آئین کی ترمیم اس بات کے ہوتے ہوئے بھی نہیں سمجھا جائے گا کہ اس میں کوئی ایسی توضیع درج ہے جو اس آئین میں ترمیم کرتی ہے یا ترمیم کرنے کا اثر رکھتی ہے۔

(8) دفعہ 239ب کی توضیعات جہاں تک ہو سکے، قومی راجدھانی علاقہ، لیفٹننٹ گورنر اور قانون ساز اسمبلی کے متعلق ویسے ہی لاگو ہوں گی جیسے وہ پڈوچیری یونین علاقہ، اس کے ناظم اور قانون ساز اسمبلی کے متعلق لاگو ہوتی ہیں اور اس دفعہ میں دفعہ 239الف کے فقرہ (1) کے تعلق سے ہدایات کے بارے میں یہ سمجھا جائے گا کہ وہ، جیسی کہ صورت ہو، اس دفعہ یا دفعہ 239الف ب کے تئیں ہدایت ہے۔

آئینی مشینری کے ناکام ہو جانے کی صورت میں توضیعات۔

239الف ب۔ اگر صدر لیفٹننٹ گورنر سے رپورٹ ملنے پر یا ویسے ہی مطمئن ہو کہ —

(الف) ایسی صورت حال پیدا ہو گئی ہے جس میں قومی راجدھانی علاقہ کی انتظامیہ دفعہ 239الف الف یا اس دفعہ کے مطابق بنائے گئے کسی قانون کی توضیعات کے مطابق نہیں چلائی جا سکتی ہے؛ یا

(ب) قومی راجدھانی علاقہ کے مناسب انتظام کے لیے ایسا کرنا ضروری یا قرین مصلحت ہے،

تو صدر، حکم کے ذریعہ، دفعہ 239الف الف کی کسی توضیع یا اس دفعہ کے مطابق بنائے گئے کسی قانون کی سبھی یا ان میں سے کسی توضیع کی عمل آوری کو ایسی مدت کے لیے اور ایسی شرطوں کے تحت جو ایسے قانون میں درج کی جائیں، معطل کر سکے گا اور ایسی ضمنی اور نتیجی توضیعات کر سکے گا جنھیں وہ دفعہ 239اور دفعہ 239الف الف کی توضیعات کے مطابق قومی راجدھانی علاقہ کے انتظام کے لیے ضروری یا قرین مصلحت سمجھے۔

قانون ساز اسمبلی کے وقفہ کے دوران آرڈیننس جاری کرنے کا ناظم کا اختیار۔

239ب (1) اس وقت کو چھوڑ کر جب پڈوچیری یونین علاقہ کی قانون ساز اسمبلی بر سر اجلاس ہے اگر کسی وقت اس کا ناظم مطمئن ہو کہ ایسی صورت موجود ہے جس کی وجہ سے فوراً کارروائی کرنا اس کے لیے ضروری ہے تو وہ ایسا آرڈی نینس جاری کر سکے گا جو اسے ایسی صورت حال میں ضروری معلوم ہو:

بشرطیکہ ناظم (ایڈمنسٹریٹر) ایسا کوئی آرڈی نینس اس وقت تک جاری نہیں کرے گا جب تک کہ اسے صدر سے اس کی ہدایت نہ مل جائے:

مزید شرط یہ کہ جب کبھی مذکورہ قانون ساز اسمبلی تحلیل کردی جائے یا دفعہ 239الف کے فقرہ (1) میں محولہ قانون کے تحت کی گئی کسی کارروائی کی وجہ سے اس کی مدت کار معطل کردی جائے تو ناظم ایسی تحلیل یا تعطل مدت میں آرڈی نینس جاری نہیں کرے گا۔

(2) صدر کی ہدایات کی متابعت میں اس دفعہ کے تحت جاری کیے ہوئے کسی آرڈینینس کا کسی یونین علاقہ کی مجلس قانون ساز کا ایسا ایکٹ ہونا متصور ہو گا جو دفعہ 239الف کے فقرہ (1) میں محولہ قانون کی توضیعات کی تعمیل کے بعد باضابطہ بنایا گیا ہو لیکن ایسا ہر آرڈینینس —

(الف) اس یونین علاقہ کی مجلس قانون ساز میں پیش کیا جائے گا اور مجلس قانون ساز کے مکرر اجلاس سے چھ ہفتوں کے منقضی ہونے پر یا اگر اس مدت کے منقضی ہونے سے قبل کوئی قرار داد اس کو نامنظور کرتے ہوئے منظور کی جائے تو ایسی قرار داد کے منظور ہو جانے پر نافذ نہ رہے گا؛ اور

(ب) ناظم اسے صدر سے اس بارے میں ہدایات حاصل کرنے کے بعد کسی بھی وقت واپس لے سکے گا۔

(3) اگر اور جس حد تک اس دفعہ کے تحت کسی آرڈینینس میں کوئی ایسی توضیع ہو جو دفعہ 239الف کے فقرہ (1) میں محولہ کسی قانون کے اس بارے میں مندرجہ توضیعات کی تعمیل کے بعد یونین

علاقہ کی مجالس قانون ساز کے بنائے ہوئے کسی ایکٹ میں وضع کی جاتی تو جائز نہ ہوتی، سووہ اس حد تک باطل ہو گا۔

بعض یونین علاقوں کے لیے صدر کا دساتیر العمل بنانے کا اختیار۔

240-(1)صدر —

(الف) جزائر انڈمان اور نکوبار؛

(ب) لکش دویپ؛

(ج) دادرا اور نگر حویلی؛

(د) دمن اور دیو؛

(ہ) پڈوچیری،

یونین علاقہ کے امن، ترقی اور اچھے نظم ونسق کے لیے دساتیر العمل بنا سکے گا:

بشرطیکہ جب ایک جماعت دفعہ 239الف کے تحت پڈوچیری یونین علاقہ کے لیے مجلس قانون ساز کی حیثیت سے کام کرنے کے لیے بنائی جائے تو صدر اس یونین علاقہ کے لیے اس تاریخ سے جو اس مجلس قانون ساز کے پہلے اجلاس کے لیے مقررہ ہو، کوئی دستور العمل اس یونین علاقہ کے امن، ترقی اور اچھے نظم ونسق کے لیے نہیں بنائے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ جب کبھی پڈوچیری یونین علاقہ کی مجلس قانون ساز کے طور پر کام کرنے والی جماعت توڑ دی جائے یا اس جماعت کا ایسی مجلس قانون ساز کے طور پر کام کرنا دفعہ 239الف کے فقرہ (1) میں حوالہ دیئے ہوئے کسی قانون کی بنا پر معطل رہے تو صدر ایسے ٹوٹ جانے یا تعطل کی مدت کے دوران اس یونین علاقہ کے امن، ترقی اور اچھے نظم ونسق کے لیے دساتیر العمل بنا سکے گا۔

(2) کوئی دستور العمل جو اس طرح بنایا جائے پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی ایکٹ یا کسی ایسے دیگر قانون کی جس کا فی الوقت اس یونین علاقہ پر اطلاق ہوتا ہو، تنسیخ یا ترمیم کر سکے گا اور جب صدر اس طرح اعلان کرے تو اس کا وہی نفوذ واثر ہو گا جیسا پارلیمنٹ کے

کسی ایسے ایکٹ کا ہے جس کا اطلاق اس علاقہ پر ہوتا ہے۔

یونین علاقوں کے لیے عدالت ہائے عالیہ۔

241-(1) پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ کسی یونین علاقہ کے لیے عدالت العالیہ قائم کر سکے گی یا کسی ایسے علاقہ میں کسی عدالت کا اس آئین کی تمام اغراض یا کسی غرض کے لیے عدالت العالیہ ہونا قرار دے سکے گی۔

(2) حصہ 6 کے باب 5 کی توضیعات کا اطلاق ایسے رد و بدل یا مستثنیات کے تابع، جن کی پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ توضیع کرے، فقرہ (1) میں محولہ عدالت العالیہ کے تعلق سے ویسا ہی ہو گا جیسا کہ ان کا اطلاق دفعہ 214 میں محولہ عدالت العالیہ کے تعلق سے ہوتا ہے۔

(3) اس آئین کی توضیعات اور کسی متعلقہ مجلس قانون ساز کے اس آئین سے یا اس کے تحت اس مجلس قانون ساز کو عطا کیے ہوئے اختیارات کی رو سے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع، ہر عدالت العالیہ جو آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956ء کی تاریخ نفاذ کے عین قبل کسی یونین علاقہ کے بارے میں اختیارات سماعت استعمال کرتی تھی، اس اختیار کا استعمال اس علاقہ کے بارے میں ایسی تاریخ نفاذ کے بعد کرتی رہے گی۔

(4) اس دفعہ کے کسی امر سے پارلیمنٹ کا کسی ریاست کی عدالت العالیہ کے اختیار سماعت کو کسی یونین علاقہ یا اس کے کسی حصہ سے متعلق کرنے یا اس سے خارج کرنے کا اختیار کم نہ ہو گا۔

242- آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956 کی دفعہ 29 اور فہرست بند کے ذریعہ حذف۔

حصہ9

پنچایت

تعریفات۔

243-اس حصہ میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو،۔
(الف)''ضلع'' سے مراد ہے کسی ریاست کا ضلع؛
(ب)''گرام سبھا'' سے مراد ہے گاؤں سطح پر پنچایت کے علاقہ کے اندر شامل کسی گاؤں سے متعلق انتخابی فہرستوں میں رجسٹر شدہ افراد سے مل کر بنی اکائی؛
(ج)''درمیانی سطح'' سے مراد ہے گاؤں اور ضلع سطحوں کے درمیان کی سطح جسے کسی ریاست کے گورنر نے عام اطلاع نامہ کی صراحت کے ساتھ اس حصے کے مقاصد کے لیے درمیانی سطح قرار دیا ہو؛
(د)''پنچایت'' سے مراد ہے ایسا ادارہ (چاہے کسی نام سے اسے پکارا جائے) جسے دیہی علاقوں میں حکومت خود اختیاری کے لیے آئین کی دفعہ 243ب کے تحت تشکیل دیا گیا ہو؛
(ہ)''پنچایتی حلقہ'' سے مراد ہے کسی پنچایت کا علاقائی حلقہ؛
(و)''آبادی'' سے مراد ہے وہ آبادی جو آخری مردم شماری کی بنا پر مقرر کی گئی ہو اور جس کے اعداد و شمار شائع ہو گئے ہوں؛
(ز)''گاؤں'' سے مراد ہے گورنر کے ذریعہ اس حصے کے مقاصد کے لیے عام اطلاع نامہ کے ذریعہ گاؤں کی شکل میں مصرحہ گاؤں اور اس میں اس طرح مصرحہ گاؤں کی جماعت بھی شامل ہے۔

گرام سبھا۔ 243الف۔ گرام سبھا گاؤں کی سطح پر اختیارات کا استعمال کر سکے گی اور اس طرح کے کارہائے منصبی انجام دے سکے گی جس طرح کہ ریاست کی قانون ساز اسمبلی قانون کے ذریعہ توضیع کرے۔

پنچایتوں کی تشکیل۔ 243ب۔(1) اس حصے کی توضیعات کے مطابق ہر ریاست میں گاؤں کی سطح پر، درمیانی سطح پر اور ضلعی سطح پر پنچایتوں کی تشکیل کی جائے گی۔

(2) فقرہ (1) میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی، درمیانی سطح پر پنچایت کی اس ریاست میں تشکیل نہیں کی جاسکے گی جس کی آبادی بیس لاکھ کی حد سے تجاوز نہیں کرتی ہے۔

پنچایتوں کی بناوٹ۔ 243ج۔(1) اس حصے کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے، کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی، قانون کے ذریعہ پنچایتوں کی بناوٹ کی بابت توضیع کر سکے گی:

بشرطیکہ کسی بھی سطح پر پنچایت کے علاقائی حلقوں کی آبادی کا ایسی پنچایت میں انتخاب کے ذریعہ بھری جانے والی نشستوں کی تعداد کا تناسب پوری ریاست میں حتی الامکان یکساں ہو۔

(2) کسی پنچایت کی سبھی نشستیں، پنچایتی حلقے میں علاقائی چناؤ حلقے سے بلا واسطہ انتخاب کے ذریعہ منتخب افراد سے بھری جائیں گی اور اس مقصد کے لیے ہر ایک پنچایت حلقے کو علاقائی چناؤ حلقوں میں ایسے طریقے سے بانٹا جائے گا کہ ہر ایک چناؤ حلقے کی آبادی کا اس کو مختص نشستوں کی تعداد سے تناسب پورے پنچایتی حلقے میں حتی الامکان یکساں ہو۔

(3) کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی، قانون کے ذریعہ —

(الف) گاؤں کی سطح پر پنچایتوں کی میر مجلسوں کا درمیانی سطح پر پنچایتوں میں یا ایسی ریاست کی صورت میں جہاں درمیانی سطح پر پنچایتیں نہیں ہیں، ضلع سطح پر پنچایتوں میں؛

(ب) درمیانی سطح پر پنچایتوں کے میر مجلسوں کا ضلع سطح پر پنچایتوں میں؛

(ج)لوک سبھا کے ایسے ارکان اور ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ایسے ارکان کا، جو ان انتخابی حلقوں کی نمائندگی کرتے ہیں جن میں گاؤں سطح سے مختلف سطح پر کوئی پنچایت حلقہ پوری طرح یا جزوی طور پر شامل ہے، ایسی پنچایت میں؛

(د) راجیہ سبھا کے ارکان کا اور ریاست کی قانون ساز کونسل کے ارکان کا جہاں وہ —

(i) درمیانی سطح پر کسی پنچایت حلقے کے اندر رائے دہندہ کے طور پر رجسٹرڈ ہیں، درمیانی سطح پر پنچایت میں؛

(ii) ضلع سطح پر کسی پنچایت حلقہ کے اندر رائے دہندہ کے طور پر رجسٹرڈ ہیں، ضلع سطح پر پنچایت میں،

نمائندگی کرنے کے لیے توضیع کر سکے گی۔

(4) پنچایت کے میر مجلس اور ایسے دوسرے ارکان کو، چاہے وہ پنچایت حلقہ میں علاقائی انتخابی حلقے سے بلاواسطہ انتخاب کے ذریعہ منتخب ہوئے ہوں یا نہیں، پنچایت کے اجلاسوں میں ووٹ دینے کا حق ہو گا۔

(5) (الف) گاؤں سطح پر کسی پنچایت کے میر مجلس کا انتخاب ایسے طریقے سے، جس کی توضیع ریاست کی قانون ساز اسمبلی کرے، قانون کے ذریعہ کیا جائے گا، اور

(ب) درمیانی سطح یا ضلع سطح پر کسی پنچایت کے میر مجلس کا انتخاب، اس کے منتخب ارکان کے ذریعہ اپنے میں سے کیا جائے گا۔

نشستوں کا تحفظ۔

243د۔(1)ہر ایک پنچایت میں —

(الف)درج فہرست ذاتوں؛اور

(ب)درج فہرست قبائل،

کے لیے نشستیں محفوظ رہیں گی اور اس طرح محفوظ نشستوں کی تعداد کا تناسب، اس پنچایت میں بلا واسطہ انتخاب کے ذریعہ بھری جانے والی نشستوں کی کل تعداد سے حتی الامکان وہی ہو گا جو اس پنچایت حلقہ میں درج فہرست ذاتوں کی اور اس پنچایت حلقہ میں درج فہرست قبائل کی

آبادی کا تناسب اس علاقے کی کل آبادی سے ہے اور ایسی نشستیں کسی پنچایت میں مختلف انتخابی حلقے کو باری باری سے الاٹ کی جاسکیں گی۔

(2) فقرہ(1) کے تحت محفوظ نشستوں کی کل تعداد کی کم سے کم ایک تہائی نشستیں، جیسی کہ صورت ہو، درج فہرست ذاتوں یا درج فہرست قبائل کی عورتوں کے لیے محفوظ رہیں گی۔

(3) ہر ایک پنچایت میں بلا واسطہ انتخاب کے ذریعہ بھری جانے والی نشستوں کی کل تعداد کی کم سے کم ایک تہائی نشستیں (جن کے تحت درج فہرست ذاتوں اور قبائل کی عورتوں کے لیے محفوظ نشستوں کی تعداد بھی ہے) عورتوں کے لیے محفوظ رہیں گی اور ایسی نشستیں کسی پنچایت میں مختلف انتخابی حلقے کو باری باری سے الاٹ کی جاسکیں گی۔

(4) گاؤں یا کسی اور سطح پر پنچایتوں میں میر مجلسوں کے عہدے درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور عورتوں کے لیے ایسے طریقے سے محفوظ رہیں گے، جو ریاست کی قانون ساز اسمبلی، قانون کے ذریعے توضیع کرے:

بشرطیکہ کسی ریاست میں ہر ایک سطح پر پنچایتوں میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لیے محفوظ میر مجلسوں کے عہدوں کی تعداد کا تناسب ہر ایک سطح پر اس پنچایت میں ایسے عہدوں کی کل تعداد سے حتی الامکان وہی ہو گا جو اس ریاست میں درج فہرست ذاتوں اور قبائل کی آبادی کا تناسب اس ریاست کی کل آبادی سے ہے:

مزید شرط یہ ہے کہ ہر ایک سطح پر پنچایتوں میں میر مجلسوں کے عہدوں کی کل تعداد کے کم سے کم ایک تہائی عہدے عورتوں کے لیے محفوظ رہیں گے:

مزید شرط یہ بھی ہے کہ اس فقرہ کے تحت محفوظ عہدوں کی تعداد ہر ایک سطح پر مختلف پنچایتوں کو باری باری سے الاٹ کی جائے گی۔

(5) فقرہ(1) اور فقرہ(2) کے تحت نشستوں کا تحفظ اور فقرہ(4) کے تحت میر مجلسوں کے عہدوں کا تحفظ (جو عورتوں کے لیے تحفظ سے مختلف ہے) دفعہ 334 میں مصرحہ مدت کے اختتام پر موثر نہیں رہے گا۔

(6)اس حصے کی کوئی بات کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کو پچھڑے ہوئے شہریوں کے کسی طبقے کے حق میں کسی سطح پر کسی پنچایت میں نشستوں کے یا پنچایتوں میں میر مجلسوں کے عہدوں کے تحفظ کے لیے کوئی توضیع کرنے سے نہیں روکے گی۔

پنچایتوں کی مدت وغیرہ۔

243ہ۔(1) ہر ایک پنچایت، اگر اس وقت نافذ کسی قانون کے تحت پہلے ہی تحلیل نہیں کر دی جاتی ہے، تو اپنے اولین اجلاس کے لیے معین تاریخ سے پانچ سال تک قائم رہے گی اس سے زیادہ نہیں۔

(2)اس وقت نافذ کسی قانون کی کسی ترمیم سے کسی سطح پر ایسی پنچایت، جو ایسی ترمیم کے ٹھیک پہلے کام کر رہی ہے، تب تک تحلیل نہیں ہو گی جب تک فقرہ(1)میں مصرحہ اس کی مدت ختم نہیں ہو جاتی۔

(3) کسی پنچایت کی تشکیل کرنے کے لیے انتخاب —

(الف)فقرہ(1)میں مصرحہ اس کی مدت کے اختتام سے پہلے؛

(ب)اس کے تحلیل کی تاریخ سے چھ مہینے کی مدت کے اختتام سے پہلے،

پورا کیا جائے گا:

بشر طیکہ جہاں وہ باقی مدت، جس کے لیے کوئی تحلیل شدہ پنچایت بنی رہتی، چھ ماہ سے کم ہے وہاں ایسی مدت کے لیے اس پنچایت کی تشکیل کرنے کے لیے اس فقرہ کے تحت کوئی انتخاب کرانا ضروری نہیں ہو گا۔

(4) کسی پنچایت کی مدت کے اختتام سے پہلے اس پنچایت کے تحلیل ہونے پر تشکیل دی گئی کوئی پنچایت، اس مدت کے صرف باقی حصے کے لیے بنی رہے گی جس کے لیے تحلیل شدہ پنچایت فقرہ(1) کے تحت بنی رہتی، اگر وہ اس طرح تحلیل نہیں کی جاتی۔

رکنیت کے لیے نااہلیتیں۔

243و۔ کوئی شخص کسی پنچایت کا رکن چنے جانے کے لئے اور رکن ہونے کے لیے نااہل ہو گا —

(الف) اگر وہ متعلقہ ریاست کی قانون ساز مجلس کے انتخاب کے مقاصد کے لیے اس وقت نافذ کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت اس

طرح نااہل قرار دیا جاتا ہے:

بشرطیکہ کوئی شخص اس بنیاد پر نااہل نہیں ہو گا کہ اس کی عمر 25برس سے کم ہے، اگر اس نے21برس کی عمر حاصل کر لی ہے۔

(ب) اگر وہ ریاست کی قانون ساز مجلس کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت اس طرح نااہل کر دیا جاتا ہے۔

(2) اگر یہ سوال اٹھتا ہے کہ کسی پنچایت کا کوئی رکن فقرہ (1) میں درج کسی نااہلیت کی زد میں آ گیا ہے یا نہیں تو وہ سوال ایسی اتھارٹی کو، ایسے طریقے سے، جو ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ، توضیع کرے، فیصلے کے لیے سونپا جائے گا۔

پنچایت کے اختیارات، اتھارٹی اور ذمہ داریاں۔

243ز۔ آئین کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے، کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ پنچایتوں کو ایسے اختیارات اور اتھارٹی کا مجاز کر سکے گی، جو انہیں حکومت خود اختیاری کے اداروں کے طور پر کام کرنے کے قابل بنانے کے لیے ضروری ہوں اور ایسے قانون میں پنچایتوں کو مناسب سطح پر، ایسی شرطوں کے تحت رہتے ہوئے جو اس میں صراحت کی جائیں، مندرجہ ذیل کے متعلق اختیارات اور ذمہ داریاں متعین کرنے کے لیے توضیعات کی جاسکیں گی، یعنی: –

(الف) معاشی ترقی اور سماجی انصاف کے لیے منصوبے تیار کرنا؛

(ب) معاشی ترقی اور سماجی انصاف کی ایسی اسکیموں کو، جو انہیں سونپی جائیں، جن میں وہ اسکیمیں بھی ہیں جو گیارہویں فہرست بند میں معاملات کے متعلق درج ہیں، عمل درآمد کرنا۔

پنچایتوں کے ذریعہ ٹیکس لگانے کا اختیار اور فنڈ۔

243ح۔ کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ —

(الف) ایسے ٹیکس، محصول، راہداری اور فیس لگانے، وصول کرنے اور تصرف کرنے کے لیے کسی پنچایت کو ایسے ضابطہ کے مطابق اور بندشوں کے تحت رہتے ہوئے مجاز کر سکے گی؛

(ب) ریاستی حکومت کے ذریعہ لگائے گئے اور وصول کیے گئے ایسے ٹیکس محصول، راہداری اور فیس کسی پنچایت کو ایسے مقاصد کے لیے اور ایسی شرطوں اور بندشوں کے تحت رہتے ہوئے تفویض کر سکے گی؛

(ج) ریاست کے مجتمعہ فنڈ میں سے پنچایتوں کے لیے ایسی رقمی امداد دینے کے لیے توضیع کر سکے گی؛اور

(د) پنچایتوں کے ذریعہ یا ان کی طرف سے بالترتیب حاصل کی ہوئی سبھی رقوم کو جمع کرنے کے لیے ایسے فنڈ کی تشکیل کرنے اور ان فنڈوں میں سے ایسی رقوم کو نکالنے کے لیے بھی توضیع کر سکے گی، جن کی قانون میں صراحت کی جائے۔

مالی صورت حال کے جائزے کے لیے مالیاتی کمیشن کی تشکیل۔

243ط۔ریاست کا گورنر، آئین (تہتروں ترمیم) ایکٹ، 1992 کے آغاز سے ایک برس کے اندر جلد سے جلد اور اس کے بعد، ہر پانچ برس کے اختتام پر، مالیاتی کمیشن کی تشکیل کرے گا جو پنچایتوں کی مالی حالت کا جائزہ لے گا اور جو —

(الف) (i) ریاست کے ذریعہ اکٹھا کیے گئے ٹیکسوں، محصولوں، راہداریوں اور فیسوں کی ایسی خالص آمدنیوں کی ریاست اور پنچایتوں کے درمیان، جو اس حصہ کے تحت ان میں تقسیم کی جائیں، تقسیم کو اور سبھی سطحوں پر پنچایتوں کے درمیان ایسی آمدنیوں کے متعلقہ حصے کی تقسیم کو؛

(ii) ایسے ٹیکسوں، محصولوں، راہداریوں اور فیسوں کے تعین کو جو پنچایتوں کو تفویض کیا جا سکے گا یا ان کے ذریعہ متصرف کیا جا سکے گا؛

(iii) ریاست کے مجتمعہ فنڈ میں سے پنچایتوں کے لیے رقمی مدد کو متعین کرنے والے اصولوں کے بارے میں؛

(ب) پنچایتوں کی مالی حالت کو سدھارنے کے لیے ضروری اقدامات کے بارے میں؛

(ج) پنچایتوں کی مستحکم مالی حالت کے مفاد میں گورنر کے ذریعہ

مالیاتی کمیشن کے حوالے کیے گئے کسی دوسرے معاملے کے بارے میں، گورنر کو سفارش کرے گا۔

(2) ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ، کمیشن کی تشکیل کا، ان اہلیتوں کا، جو کمیشن کے ارکان کے طور پر تقرری کے لیے مطلوب ہوں گی، اور اس طریقے کا جس سے ان کا انتخاب کیا جائے گا، توضیع کر سکے گی۔

(3) کمیشن اپنا طریق کار طے کرے گا اور اسے اپنے کارہائے منصبی انجام دینے کے لیے ایسے اختیارات حاصل ہوں گے جو ریاست کی قانون ساز اسمبلی قانون کے ذریعہ اسے عطا کرے۔

(4) گورنر اس دفعہ کے تحت کمیشن کے ذریعہ کی گئی ہر سفارش کو، اس پر کی گئی کارروائی کی وضاحتی یادداشت کے ساتھ ریاست کی قانون ساز مجلس کے روبرو رکھوائے گا۔

پنچایتوں کے حسابات کا آڈٹ۔

243ی۔ کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ، پنچایتوں کے ذریعہ حساب کتاب رکھنے اور ان کھاتوں کی جانچ کے لیے آڈیٹر مقرر کرنے کے بارے میں توضیع کر سکے گی۔

پنچایتوں کے انتخابات۔

243 ک۔(1) پنچایتوں کے لیے کیے جانے والے سبھی انتخابات کے لیے انتخابی فہرستیں تیار کرانے کا اور انتخابی عمل کی نگرانی، ہدایت اور کنٹرول کا اختیار ایک ریاستی انتخابی کمیشن کو ہو گا جس میں ایک ریاستی انتخابی کمشنر ہو گا جس کی تقرری گورنر کریں گے۔

(2) کسی ریاست کی قانون ساز مجلس کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے ریاستی انتخابی کمشنر کی شرائط ملازمت اور عہدہ کی مدت کار ایسی ہوں گی جو گورنر ضابطے کے ذریعہ طے کریں گے:

بشرطیکہ انتخابی کمشنر کو اس کے عہدے سے اس طریقے سے اور انہیں بنیادوں پر ہٹایا جائے گا، جس طریقے سے اور جن بنیادوں پر ہائی

کورٹ کے جج کو ہٹایا جاتا ہے، ورنہ نہیں، اور ریاستی انتخابی کمشنر کی شرائط ملازمت میں اس کی تقرری کے بعد کوئی ایسی تبدیلی نہ ہو گی جو اس کے لیے غیر مفید ہو۔

(3)جب ریاستی انتخابی کمیشن ایسی درخواست کرے تب کسی ریاست کا گورنر اس انتخابی کمیشن کو اتنا اسٹاف مہیا کرائے گا جتنا فقرہ(1) کے ذریعہ ریاستی انتخابی کمیشن کو اسے سونپے گئے کارہائے منصبی کی ادائیگی کے لیے ضروری ہو۔

(4)اس آئین کی توضیعات کا پابند رہتے ہوئے کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ، پنچایتوں کے انتخابات سے متعلق یا اس کے تعلق سے سبھی معاملات کے بارے میں توضیع کر سکے گی۔

یونین علاقوں پر اطلاق۔

243ل۔اس حصے کی توضیعات کا یونین علاقوں پر اطلاق ہو گا اور کسی یونین علاقے کو ان کے لاگو ہونے میں اس طرح اثر انداز ہوں گی جیسے کسی ریاست کے گورنر کے تئیں ہدایات، دفعہ 239 کے تحت مقرر یونین علاقے کے ناظم کے تئیں ہدایات ہوں اور کسی ریاست کی قانون ساز مجلس یا قانون ساز اسمبلی کے تئیں ہدایات ایسے یونین علاقے کے تعلق سے، جس میں قانون ساز اسمبلی ہے اس قانون ساز اسمبلی کے تئیں ہدایات ہوں:

بشرطیکہ صدر، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ یہ ہدایت دے سکے گا کہ اس حصے کی توضیع کسی یونین علاقے یا اس کے کسی حصے کو ایسی مستثنیات اور ایسی تبدیلیوں کا پابند رہتے ہوئے نافذ ہو گی جو وہ عام اطلاع نامہ میں صراحت کرے۔

اس حصے کا بعض علاقوں پر اطلاق نہ ہونا۔

243م۔(1)اس حصے کی کسی بات کا دفعہ 244 کے فقرہ(1) میں محولہ درج فہرست رقبوں اور اس کے فقرہ(2) میں محولہ قبائلی رقبوں پر اطلاق نہ ہو گا۔

(2)اس حصے کی کوئی بات مندرجہ ذیل پر لاگو نہیں ہو گی ---

(الف) ناگالینڈ، میگھالیہ اور میزورم ریاستیں؛

(ب) ریاست منی پور میں ایسے پہاڑی علاقے جن کے لیے اس وقت نافذ کسی قانون کے تحت ضلع کونسلیں موجود ہیں۔

(3) اس حصے کی ــ

(الف) کوئی بات ضلع کی سطح پر پنچایتوں کے متعلق مغربی بنگال ریاست کے دارجلنگ ضلع کے ایسے پہاڑی علاقوں پر لاگو نہ ہوگی جن کے لیے اس وقت نافذ کسی قانون کے تحت دارجلنگ گورکھا پہاڑی کونسل موجود ہے؛

(ب) کسی بات کے یہ معنی نہیں لگائے جائیں گے کہ وہ قانون کے تحت تشکیل دارجلنگ گورکھا پہاڑی کونسل کے کارہائے منصبی اور اختیارات پر اثر انداز ہو۔

(3الف) درج فہرست ذاتوں کے لئے نشستوں کے تحفظ سے متعلق دفعہ 243د کا کوئی امر اروناچل پردیش ریاست کو لاگو نہیں ہو گا۔

(4) اس آئین میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی ــ

(الف) فقرہ (2) کے ذیلی فقرہ (الف) میں مصرحہ کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ اس حصے کی توسیع فقرہ (1) میں مندرج علاقوں کے سوا، اگر کوئی ہوں، اس ریاست پر ایسی حالت میں کر سکے گی جب اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی اس منشا کی ایک قرارداد اس ایوان میں ارکان کی کل تعداد کی اکثریت کے ذریعہ اور اس ایوان میں موجود اور ووٹ دینے والے ارکان کی کم سے کم دو تہائی اکثریت کے ذریعہ منظور کر دیتی ہے؛

(ب) پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ اس حصے کی توضیعات کی توسیع فقرہ (1) میں محولہ درج فہرست رقبوں اور قبائلی رقبوں پر ایسی مستثنیات اور تبدیلیوں کے تحت رہتے ہوئے کر سکے گی جو ایسے قانون میں صراحت کی جائیں اور ایسے کسی قانون کو دفعہ 368 کے مقاصد

کے لیے اس آئین کی ترمیم نہیں سمجھا جائے گا۔

موجودہ قوانین اور پنچایتوں کا بنا رہنا۔

243ن۔اس حصے میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی آئین (تہترویں ترمیم) ایکٹ، 1992 کے نفاذ کے ٹھیک پہلے کسی ریاست میں نافذ پنچایتوں سے متعلق کسی قانون کی کوئی توضیع، جو اس حصے کی توضیعات کے متضاد ہے، جب تک قانون ساز مجلس یا دیگر حاکم مجاز کے ذریعہ اس میں ترمیم نہ کی جائے یا اسے حذف نہ کیا جائے یا جب تک ایسے نفاذ سے ایک برس ختم نہیں ہو جاتا ہے، ان میں جو بھی پہلے ہو، تب تک نافذ بنی رہے گی:

بشرطیکہ ایسے نفاذ سے ٹھیک پہلے قائم سبھی پنچایتیں، اگر اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ یا ایسی ریاست کی حالت میں جس میں قانون ساز کونسل ہے اس ریاست کی قانون ساز مجلس کے ہر ایک ایوان کے ذریعہ منظور اس منشا کی قرارداد کے ذریعہ پہلے ہی تحلیل نہیں کر دی جاتی ہیں تو اپنی مدت کے اختتام تک بنی رہیں گی۔

انتخابی معاملات میں عدالتوں کی مداخلت کی ممانعت۔

243س۔اس آئین میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی—

(الف) دفعہ 243 ک کے تحت بنایا گیا یا بنایا جانے کے لیے متشرح کسی ایسے قانون کا جواز جو انتخابی حلقوں کی حد بندی کو کرنے یا ایسے انتخابی حلقوں کو جگہوں کے الاٹ مینٹ سے متعلق ہے کسی عدالت میں زیر سوال نہیں لایا جائے گا؛

(ب) کسی پنچایت کے لیے کوئی انتخاب، ایسی انتخابی عرضی پر ہی زیر سوال لایا جائے گا جو ایسے حاکم کو اور ایسے طریقہ سے پیش کی گئی ہے، جو کسی ریاست کی قانون ساز مجلس کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت توضیع کیا ہوا ہو، ورنہ نہیں۔

حصہ 9الف

میونسپلٹیاں

تعریفات۔ 243ع۔ اس حصے میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو —

(الف) ''کمیٹی'' سے دفعہ 243ق کے تحت تشکیل شدہ کمیٹی مراد ہے؛

(ب) ''ضلع'' سے مراد ہے کسی ریاست کا ضلع؛

(ج) ''میٹروپولیٹن علاقہ'' سے دس لاکھ یا اس سے زیادہ آبادی والا ایسا علاقہ مراد ہے جس میں ایک یا زیادہ اضلاع شامل ہوں اور جو دو یا زیادہ میونسپلٹیوں یا پنچایتوں یا دیگر ملحقہ علاقوں سے مل کر بنتا ہے یا جس کی گورنر اس حصے کے مقاصد کے لیے، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ، میٹروپولیٹن علاقہ کے طور پر صراحت کرے؛

(د) ''میونسپلٹی علاقہ'' سے گورنر کے ذریعہ نوٹی فائیڈ کسی میونسپلٹی کا علاقائی حلقہ مراد ہے؛

(ہ) ''میونسپلٹی'' سے دفعہ 243ف کے تحت تشکیل شدہ حکومت خود اختیاری کا کوئی ادارہ مراد ہے؛

(و) ''پنچایت'' سے مراد ہے کوئی پنچایت جو دفعہ 243ب کے تحت تشکیل یافتہ ہو؛

(ز) ''آبادی'' سے مراد آخری مردم شماری کی بناپر متعین آبادی ہے جس کے اعداد و شمار شائع ہو چکے ہوں۔

میونسپلٹیوں کی تشکیل۔ 243ف۔ (1) ہر ایک ریاست میں، اس حصے کی توضیعات

کے مطابق،—

(الف) کسی عبوری علاقہ کے لیے یعنی دیہی علاقہ سے شہری علاقہ میں تبدیل ہوتے ہوئے علاقے کے لیے نگر پنچایت کی، چاہے اس کا کوئی بھی نام ہو؛

(ب) کسی چھوٹے شہری علاقہ کے لیے میونسپل کونسل کی؛اور

(ج) کسی بڑے شہری علاقے کے لیے میونسپل کارپوریشن کی،

تشکیل کی جائے گی:

بشرطیکہ اس فقرہ کے تحت کوئی میونسپلٹی ایسے شہری علاقہ یااس کے کسی حصے میں تشکیل نہیں کی جاسکے گی جس کی صراحت گورنر،علاقہ کے سائز اور علاقہ میں کسی صنعتی ادارے کے ذریعہ دی جارہی یا دیئے جانے کے لیے تجویز شدہ میونسپلٹی کی خدمات اور ایسی دیگر باتوں کو،جو وہ ٹھیک سمجھے،دھیان میں رکھتے ہوئے،عام اطلاع نامہ کے ذریعہ صنعتی بستی کے طور پر کرے۔

(2)اس دفعہ میں ''عبوری علاقہ''، ''چھوٹا شہری علاقہ'' یا ''بڑا شہری علاقہ'' سے ایسے علاقے مراد ہیں جس کی گورنر،اس حصے کے مقاصد کے لیے، اس علاقے کی آبادی، اس میں آبادی کے گھنے پن، مقامی انتظامیہ کو حاصل ہونے والی مال گزاری، غیر زراعتی سرگرمیوں میں روزگار کا فیصد، معاشی اہمیت یا ایسی دیگر باتوں کو، جو وہ ٹھیک سمجھے، دھیان میں رکھتے ہوئے،عام اطلاع نامہ کے ذریعہ صراحت کرے۔

میونسپلٹیوں کی بناوٹ۔

243ص۔(1) فقرہ(2) میں جیسی توضیع کی گئی ہے اس کے سوا، کسی میونسپلٹی کی سبھی نشستیں میونسپلٹی علاقہ میں علاقائی انتخابی حلقوں سے بلاواسطہ انتخاب کے ذریعہ منتخب لوگوں کے ذریعہ پر کی جائیں گی اور اس مقصد کے لئے، ہر ایک میونسپلٹی علاقہ کو علاقائی انتخابی حلقوں میں تقسیم کیاجائے گاجو وارڈ کے نام سے جانے جائیں گے۔

(2) کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ —

(الف)میونسپلٹی میں —

(i)میونسپلٹی انتظامیہ کی خاص واقفیت یا تجربہ رکھنے والے لوگوں کی؛
(ii)لوک سبھا کے ایسے ارکان کی اور ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ایسے ارکان کی جو ان انتخابی حلقوں کی نمائندگی کرتے ہیں، جن میں کوئی میونسپلٹی علاقہ، پوری طرح یا جزوی طور پر شامل ہے؛
(iii) راجیہ سبھا کے ایسے ارکان اور ریاست کی قانون ساز کونسل کے ایسے ارکان کی، جو میونسپلٹی علاقہ کے اندر ووٹ دینے کے لئے رجسٹر شدہ ہیں؛
(iv) دفعہ 243ق کے فقرہ (5) کے تحت تشکیل یافتہ کمیٹیوں کے میر مجالس کی،
نمائندگی کرنے کے لیے توضیع کرسکے گی:
بشرطیکہ پیرا(i) میں محولہ اشخاص کو میونسپلٹی کے اجلاس میں ووٹ دینے کا اختیار نہیں ہوگا؛
(ب) کسی میونسپلٹی کے میر مجلس کے انتخاب کے طریقے کی توضیع کرسکے گی۔

وارڈ کمیٹی وغیرہ کی تشکیل اور بناوٹ۔

243ق۔(1)ایسی میونسپلٹی کے، جن کی مردم شماری تین لاکھ یا اس سے زیادہ ہے، علاقائی حلقوں میں وارڈ کمیٹیوں کی تشکیل کی جائے گی، جو ایک یا زیادہ وارڈوں سے مل کر بنے گی۔
(2)ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ —
(الف)وارڈ کمیٹیوں کی بناوٹ اور اس کے علاقائی حلقہ کی بابت؛
(ب)اس طریقے کی بابت جس سے کسی وارڈ کمیٹی میں جگہیں پُر کی جائیں گی،
توضیع کرسکے گی۔
(3)وارڈ، کمیٹی کے علاقائی حلقہ میں کسی وارڈ کی نمائندگی کرنے والا کسی میونسپلٹی کارکن اس کمیٹی کارکن ہوگا۔
(4)جہاں کوئی وارڈ کمیٹی —
(الف)ایک وارڈ سے مل کر بنتی ہے وہاں میونسپلٹی میں اس وارڈ کی

نمائندگی کرنے والا رکن؛یا

(ب)دو یا زیادہ وارڈوں سے مل کر بنتی ہے وہاں میونسپلٹی میں ایسے وارڈوں کی نمائندگی کرنے والے ارکان میں سے ایک رکن، جو اس وارڈ کمیٹی کے ارکان کے ذریعہ منتخب کیا جائے گا،
اس کمیٹی کا میر مجلس ہو گا۔

(5)اس دفعہ کی کسی بات سے یہ نہیں سمجھا جائے گا کہ وہ کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کو وارڈ کمیٹیوں کے علاوہ کمیٹیوں کی تشکیل کرنے کے لئے کوئی توضیع کرنے سے روکتی ہے۔

نشستوں کا تحفظ۔

243ر۔ہر ایک میونسپلٹی میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لئے نشستیں محفوظ رہیں گی اور اس طرح محفوظ نشستوں کی تعداد کا تناسب اس میونسپلٹی میں بلاواسطہ انتخاب کے ذریعہ بھری جانے والی نشستوں کی کل تعداد سے تقریباً وہی ہو گا جو اس میونسپلٹی علاقہ میں درج فہرست ذاتوں کی اور اس میونسپلٹی علاقہ میں درج فہرست قبائل کی تعداد کا تناسب اس علاقے کی کل آبادی سے ہے اور ایسی نشستیں کسی میونسپلٹی کے مختلف انتخابی حلقوں کو باری باری سے الاٹ کی جا سکیں گی۔

(2)فقرہ(1)کے تحت محفوظ نشستوں کی کل تعداد کی کم سے کم ایک تہائی نشستیں، درج فہرست ذاتوں یا درج فہرست قبائل کی عورتوں کے لئے، جیسی کہ صورت ہو، محفوظ رہیں گی۔

(3)ہر ایک میونسپلٹی میں بلاواسطہ انتخاب کے ذریعہ پر کی جانے والی نشستوں کی کل تعداد کی کم سے کم ایک تہائی نشستیں (جن کے تحت درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کی عورتوں کے لئے محفوظ نشستوں کی تعداد بھی ہے) عورتوں کے لیے محفوظ رہیں گی اور ایسی نشستیں کسی میونسپلٹی کے مختلف انتخابی حلقوں کو باری باری سے الاٹ کی جا سکیں گی۔

(4)میونسپلٹی میں میر مجلس کی نشستیں درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور عورتوں کے لئے ایسے طریقے سے محفوظ رہیں گی، جو ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، توضیع کرے۔

(5)فقرہ(1)اور فقرہ(2)کے تحت نشستوں کا تحفظ اور فقرہ(4) کے تحت میر مجلس کے عہدوں کا تحفظ (جو عورتوں کے لئے تحفظ سے مختلف ہے) دفعہ 334 میں مصرحہ مدت کے اختتام پر مؤثر نہیں رہے گا۔

(6)اس حصے کی کوئی بات کسی ریاست کی قانون ساز مجلس کو پسماندہ شہریوں کے کسی طبقے کے حق میں کسی میونسپلٹی میں نشستوں کے یا میونسپلٹیوں میں میر مجلس کے عہدوں کے تحفظ کے لئے کوئی توضیع کرنے سے نہیں روکے گی۔

میونسپلٹیوں کی مدت وغیرہ۔

243ش۔(1)ہر میونسپلٹی، اگر اس وقت نافذ کسی قانون کے تحت پہلے ہی تحلیل نہیں کردی جاتی ہے تو اپنے پہلے اجلاس کے لئے مقررہ تاریخ سے پانچ برس تک برقرار رہے گی اس سے زیادہ نہیں:

بشرطیکہ کسی میونسپلٹی کو تحلیل کرنے سے پہلے اسے بات سنے جانے کا مناسب موقع دیا جائے گا۔

(2)اس وقت نافذ کسی قانون کی کسی ترمیم سے کسی سطح پر ایسی میونسپلٹی کو، جو ایسی ترمیم کے ٹھیک پہلے کام کر رہی ہے، تب تک تحلیل نہیں کیا جائے گا جب تک فقرہ(1)میں مصرحہ اس کی مدت ختم نہیں ہو جاتی۔

(3) کسی میونسپلٹی کی تشکیل کرنے کے لئے انتخاب —

(الف)فقرہ(1)میں مصرحہ اس کی مدت کے اختتام سے پہلے؛

(ب)اس کے تحلیل کیے جانے کی تاریخ سے چھ ماہ کی مدت کے اختتام سے پہلے،

پورا کیا جائے گا:

بشرطیکہ جہاں وہ باقی مدت، جس کے لیے تحلیل شدہ میونسپلٹی بنی رہتی، چھ مہینے سے کم ہے وہاں ایسی مدت کے لئے اس میونسپلٹی کی تشکیل

کرنے کے لئے اس فقرہ کے تحت کوئی انتخاب کرانا ضروری نہیں ہو گا۔

(4) کسی میونسپلٹی کی مدت کے اختتام سے پہلے اس میونسپلٹی کی تحلیل پر تشکیل کی گئی کوئی میونسپلٹی، اس مدت کے صرف باقی حصے کے لئے بنی رہے گی جس کے لئے تحلیل شدہ میونسپلٹی فقرہ (1) کے تحت برقرار رہتی، اگر وہ اس طرح تحلیل نہیں کی جاتی۔

رکنیت کے لئے نااہلیتیں۔

243ت۔ (1) کوئی شخص کسی میونسپلٹی کا رکن چنے جانے کے لیے اور رکن ہونے کے لئے نااہل ہو گا —

(الف) اگر وہ اس متعلقہ ریاست کی قانون ساز مجلس کے انتخاب کے مقاصد کے لیے اس وقت نافذ کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت اس طرح سے نااہل قرار دیا جاتا ہے:

بشرطیکہ کوئی شخص اس بنیاد پر نااہل نہیں ہو گا کہ اس کی عمر پچیس برس سے کم ہے، اگر اس نے اکیس برس کی عمر حاصل کر لی ہے؛

(ب) اگر وہ ریاست کی قانون ساز مجلس کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت اس طرح نااہل کر دیا جاتا ہے۔

(2) اگر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کسی میونسپلٹی کا کوئی رکن فقرہ (1) میں مذکورہ کسی نااہلیت کی زد میں آ گیا ہے یا نہیں تو وہ سوال ایسی اتھارٹی کو، اور ایسے طریقے سے، جو ریاست کی قانون ساز مجلس قانون کے ذریعہ، توضیع کرے، فیصلے کے لیے سونپا جائے گا۔

میونسپلٹیوں وغیرہ کے اختیارات، اتھارٹی اور ذمہ داریاں۔

243ث۔ اس آئین کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے، کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ—

(الف) میونسپلٹیوں کو ایسے اختیارات اور اتھارٹی عطا کر سکے گی جو انہیں حکومت خود اختیاری کے ادارہ کی حیثیت سے کام کرنے کے قابل بنانے کے لئے ضروری ہوں اور ایسے قانون میں میونسپلٹیوں کو، ایسی شرطوں کے تحت رہتے ہوئے، جو اس میں صراحت کی جائیں، مندرجہ ذیل کے متعلق اختیارات اور ذمہ داریوں کو تفویض کرنے کے

لئے توضیعات کی جاسکیں گی، یعنی:-

(i) معاشی ترقی اور سماجی انصاف کے لئے منصوبے تیار کرنا؛

(ii) ایسے کاموں پر عمل کرنا اور ایسی اسکیموں کو، جو انہیں سونپی جائیں، جن کے ضمن میں وہ اسکیمیں بھی ہیں جو بارہویں فہرست بند میں درج موضوعات سے متعلق ہیں، عمل میں لانا؛

(ب) کمیٹیوں کو ایسے اختیارات اور اتھارٹی عطا کرسکے گی جو انہیں خود کو تفویض ذمہ داریوں کو، جن میں وہ ذمہ داریاں بھی شامل ہیں جو بارہویں فہرست بند میں درج موضوعات سے متعلق ہیں، عمل میں لانے کے قابل بنانے کے لئے ضروری ہوں۔

میونسپلٹیوں کے ذریعہ ٹیکس لگانے کا اختیار اور فنڈ۔

243خ۔ کسی ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ —

(الف) ٹیکس، محصول، راہداری اور فیس لگانے، وصول کرنے اور تصرف کرنے کے لئے کسی میونسپلٹی کو ایسے ضابطوں کے مطابق اور بندشوں کے تحت رہتے ہوئے مجاز کرسکے گی؛

(ب) ریاستی حکومت کے ذریعہ لگائے اور وصول کیے ہوئے ایسے ٹیکس، محصول، راہداری اور فیس کسی میونسپلٹی کو ایسے مقاصد کے لئے اور ایسی شرطوں اور بندشوں کے تحت رہتے ہوئے تفویض کرسکے گی؛

(ج) ریاست کے مجتمعہ فنڈ میں سے میونسپلٹیوں کے لئے ایسی رقمی امداد دینے کے لئے توضیع کرسکے گی؛ اور

(د) میونسپلٹیوں کے ذریعہ یا ان کی طرف سے بالترتیب حاصل کی گئی سبھی رقوم کو جمع کرنے کے لئے ایسے فنڈ کی تشکیل کرنے اور ان فنڈوں میں سے ایسی رقوم کو نکالنے کے لئے بھی توضیع کرسکے گی، جن کی قانون میں صراحت کی جائیں۔

مالیاتی کمیشن۔

243ذ۔ (1) دفعہ 243ط کے تحت تشکیل شدہ مالیاتی کمیشن میونسپلٹیوں کی مالی حالت کا بھی جائزہ لیگا اور —

(الف) (i) ریاست کے ذریعہ اکٹھا کئے گئے ایسے ٹیکسوں،

محصولوں، راہداریوں اور فیسوں کی خالص آمدنیوں کی ریاست اور میونسپلٹیوں کے درمیان، جو اس حصے کے تحت ان میں تقسیم کی جائیں، تقسیم کو اور سبھی سطحوں پر میونسپلٹیوں کے درمیان ایسی آمدنیوں کے متعلقہ حصوں کی تقسیم کو؛

(ii) ایسے ٹیکسوں، محصولوں، راہداریوں اور فیسوں کے تعین کو، جو میونسپلٹیوں کو تفویض کی جاسکیں گی یاان کے ذریعہ متصرف کی جاسکیں گی؛

(iii) ریاست کے مجتمعہ فنڈ میں میونسپلٹیوں کے لئے رقمی مدد کو متعین کرنے والے اصولوں کے بارے میں؛

(ب) میونسپلٹیوں کی مالی حالت کو سدھارنے کے لئے ضروری اقدامات کے بارے میں؛

(ج) میونسپلٹیوں کے مستحکم مالیات کے مفاد میں گورنر کے ذریعہ مالیاتی کمیشن کے حوالے کئے گئے کسی دوسرے معاملے کے بارے میں، گورنر کو سفارش کرے گا۔

(2) گورنر اس دفعہ کے تحت کمیشن کے ذریعہ کی گئی ہر ایک سفارش کو، اس پر کی گئی کارروائی کی وضاحتی یاد داشت سمیت، ریاست کی قانون ساز مجلس کے سامنے رکھوائیگا۔

میونسپلٹیوں کے حسابات کا آڈٹ۔

243ض ۔ کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ میونسپلٹیوں کے ذریعہ حسابات رکھے جانے اور ایسے حسابات کے آڈٹ کرنے کے بارے میں توضیع کر سکے گی۔

میونسپلٹیوں کے لیے انتخابات۔

243ض الف ۔(1) میونسپلٹیوں کے لئے کرائے جانے والے سبھی انتخابات کے لئے فہرست رائے دہندگان تیار کرانے کا اور میونسپلٹیوں کے سبھی انتخابی عمل کی نگرانی، ہدایت اور کنٹرول دفعہ 243ک میں مندرج ریاستی انتخابی کمیشن میں ہو گا۔

(2)اس آئین کی توضیعات کا پابند رہتے ہوئے، کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ، میونسپلٹیوں کے انتخابات سے

متعلق یا اس بارے میں سبھی موضوعات کے متعلق توضیع کر سکے گی۔

یونین علاقوں پر اطلاق۔

243ض ب۔ ان حصوں کی توضیعات، یونین علاقوں پر لاگو ہونگی اور کسی یونین علاقوں کو ان کے لاگو ہونے میں اس طرح مؤثر ہونگی جیسے کسی ریاست کے گورنر کے تیئں ہدایات دفعہ 239 کے تحت مقرر یونین علاقہ کے ناظم کے لیے ہدایات ہوں اور کسی ریاست کی قانون ساز مجلس یا قانون ساز اسمبلی کے لیے ہدایات، کسی ایسے یونین علاقہ کے تعلق سے، جس میں قانون ساز اسمبلی ہے، اس قانون ساز اسمبلی کے لیے ہدایات ہوں:

بشر طیکہ صدر، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ، یہ ہدایت دے سکے گا کہ اس حصہ کی توضیعات کسی یونین علاقہ یا اس کے کسی حصہ کو ایسی مستثنیات اور تبدیلیوں کا پابند رہتے ہوئے لاگو ہوں گی جو وہ عام اطلاع نامہ میں صراحت کریں۔

اس حصہ کا بعض علاقوں پر اطلاق نہ ہونا۔

243ض ج۔(1) اس حصہ کی کوئی بات دفعہ 244 کے فقرہ (1) میں محولہ درج فہرست رقبوں اور اس کے فقرہ (2) میں محولہ قبائلی رقبوں کو لاگو نہیں ہو گی۔

(2) اس حصے کی کسی بات کا یہ مطلب نہیں لگایا جائے گا کہ وہ مغربی بنگال ریاست کے دار جلنگ ضلع کے پہاڑی علاقوں کے لئے اس وقت نافذ کسی قانون کے تحت تشکیل دیے ہوئے دار جلنگ گورکھا پہاڑی کونسل کے کارہائے منصبی اور اختیارات پر اثر ڈالتی ہے۔

(3) اس آئین میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی، پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ، اس حصے کی توضیعات کی توسیع فقرہ (1) میں محولہ درج فہرست رقبوں اور قبائلی رقبوں پر، ایسی مستثنیات اور تبدیلیوں کے تابع رہتے ہوئے، کر سکے گی جو ایسے قانون میں صراحت کی جائیں اور ایسے کسی قانون کو دفعہ 368 کے مقاصد کے لئے اس آئین کی ترمیم نہیں سمجھا جائے گا۔

ضلع منصوبہ بندی کے لئے کمیٹی۔

243ض د۔(1)ہر ایک ریاست میں ضلع سطح پر، ضلع میں پنچایتوں اور میونسپلٹیوں کے ذریعہ تیار کئے گئے منصوبوں کو مستحکم کرنے اور پورے ضلع کے لئے ایک ترقیاتی منصوبہ کا مسودہ تیار کرنے کے لئے، ایک ضلع منصوبہ کمیٹی تشکیل کی جائے گی۔

(2)ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ، مندرجہ ذیل کی بابت توضیع کر سکے گی،یعنی:-

(الف)ضلع منصوبہ کمیٹیوں کی بناوٹ؛

(ب)وہ طریق کار جن سے ایسی کمیٹیوں میں نشستیں پر کی جائیں گی:

بشرطیکہ ایسی کمیٹی کے ارکان کی کل تعداد کے کم سے کم چار بٹا پانچ ارکان، ضلع سطح پر پنچایت کے اور ضلع میں میونسپلٹیوں کے منتخب ارکان کے ذریعہ، اپنے میں سے، ضلع میں دیہی علاقوں کی اور شہری علاقوں کی آبادی کے تناسب کے مطابق منتخب کئے جائیں گے؛

(ج) ضلع منصوبہ سے متعلق ایسے کارہائے منصبی جو ایسی کمیٹی کو تفویض کئے جائیں؛

(د)وہ طریق کار جس سے ایسی کمیٹیوں کے میر مجلس چنے جائیں گے۔

(3)ہر ایک ضلع منصوبہ کمیٹی، ترقیاتی منصوبے کا مسودہ تیار کرنے میں، —

(الف)مندرجہ ذیل کا خیال رکھے گی،یعنی:-

(i)پنچایتوں اور میونسپلٹیوں کے درمیان مشترک مفاد کے معاملات، جن کے تحت مکانی منصوبہ، پانی اور دوسرے طبیعاتی اور قدرتی وسائل میں حصہ داری، بنیادی ڈھانچہ کی مسلمہ ترقی اور ماحول کا تحفظ شامل ہے؛

(ii)دستیاب مالیاتی یا دیگر وسائل کی مقدار اور قسم؛

(ب) ایسے اداروں اور تنظیموں سے رابطہ کرے گی جن کی گورنر، حکم کے ذریعہ، صراحت کرے۔

(4)ہر ایک ضلع منصوبہ کمیٹی کا میر مجلس، وہ ترقیاتی منصوبہ، جس

کی ایسی کمیٹی کے ذریعہ سفارش کی جاتی ہے، ریاستی حکومت کو بھیجے گا۔

میٹرو پولیٹین منصوبہ بندی کے لئے کمیٹی۔

243ض ہ۔(1) ہر ایک میٹرو پولیٹن علاقہ میں، پورے میٹرو پولیٹن علاقے کے لئے ترقیاتی منصوبے کا مسودہ تیار کرنے کے لئے، ایک میٹرو پولیٹن منصوبہ کمیٹی تشکیل دی جائے گی۔

(2) ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ، مندرجہ ذیل کی بابت توضیع کر سکے گی، یعنی:۔

(الف) میٹرو پولیٹن منصوبہ کمیٹیوں کی بناوٹ؛

(ب) وہ طریق کار جن سے ایسی کمیٹیوں میں نشستیں پر کی جائینگی:

بشر طیکہ ایسی کمیٹی کے کم سے کم دو تہائی ارکان، میٹرو پولیٹن علاقہ میں میونسپلٹیوں کے منتخب ارکان اور پنچایتوں کے میر مجلس کے ذریعہ، اپنے میں سے، اس علاقہ میں میونسپلٹیوں کی اور پنچایتوں کی آبادی کے تناسب کے مطابق منتخب کئے جائیں گے؛

(ج) ایسی کمیٹیوں میں حکومت بھارت کی اور ریاستی حکومت کی اور ایسی تنظیموں اور اداروں کی نمائندگی جو ایسی کمیٹیوں کو مختص کارہائے منصبی کو عمل میں لانے کے لئے ضروری سمجھی جائے؛

(د) میٹرو پولیٹن علاقہ کے لئے منصوبہ اور رابطہ سے متعلق ایسے کارہائے منصبی جو ایسی کمیٹیوں کو مختص کئے جائیں؛

(ہ) وہ طریق کار جس سے ایسی کمیٹیوں کے میر مجلس چنے جائیں گے۔

(3) ہر ایک میٹرو پولیٹن منصوبہ کمیٹی، ترقیاتی منصوبہ کا مسودہ تیار کرنے میں،

(الف) مندرجہ ذیل کا خیال رکھے گی۔ یعنی:۔

(i) میٹرو پولیٹن علاقہ میں میونسپلٹیوں اور پنچایتوں کے ذریعہ تیار کئے گئے منصوبے؛

(ii) میونسپلٹیوں اور پنچایتوں کے درمیان مشترک مفاد کے معاملات، جن کے تحت اس علاقے کا مربوط مکانی منصوبہ، پانی اور دیگر